احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ضمیمہ انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

احسان 1387 ھش ۔۔ جون 2008ء

ضمیمہ ماہ جون

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نگین

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دار الصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: پاکستان

سالانہ .... ایک سو روپیہ

قیمت فی پرچہ .... 10 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8

پیغام خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 9-16

احباب جماعت کا والہانہ اظہار تجدیدِ عہد 17-44

یہ راستہ خدا کی رضا کا ہے راستہ (نظم) 45

کلام مکرم جنرل (ر) محمود الحسن صاحب

مشاعرہ بر موضوع خلافت احمدیہ 46-50

نتیجہ امتحان رسالہ ''الوصیۃ'' 51-52

اداریہ

ایک صدی پوری ہوئی

قوموں کی زندگی اور عروج وزوال میں ایک سو سال بہت مختصر زمانہ شمار ہوتا ہے۔قوموں کی تدریجی ترقی میں تو یہ عرصہ محض بچپن ہوا کرتا ہے۔لڑکپن جوانی اور بلوغت کی پختہ عمر تک پہنچنے کے لئے کئی صدیاں درکار ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کا سوسالہ سفر ایسی سبک رفتاری بلکہ برق رفتاری سے طے ہوا کہ دنیا حیران ہے۔

☆ یہ سفر ہے جہالت سے نکل کر روشنی میں آنے کا

☆ یہ سفر ہے دہشت اور خوف وہراس سے کلیۃً ہٹ کر دلیل، منطق اور فلسفہ سے حقائق کی تہہ تک پہنچنے کا۔

☆ یہ سفر ہے پیر پرستی، قبر پرستی، اندھی تقلید سے بچ کر بصیرت اور روحانی بلند پروازی کا

☆ یہ سفر ہے غلط عقاید اور ملمع سازی کی دھوپ کو چھوڑ کر صاف ستھرے فطرت صحیحہ کے عین مطابق قرآنی اصولوں کے چھتنار درخت کے سائے میں آنے کا

☆ جی ہاں یہ سفر ہے دنیا کے چاروں اطراف منادی کر کے سعید روحوں کو ایک خدا اور ایک رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا۔

قارئین کرام! خلافت جوبلی کی پہلی صدی کا اختتام اور دوسری صدی کے آغاز کا یہ سنگم مبارک ہو۔تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے اسلاف ایک سو سال تک اس شمع نور کے امین بنے رہے۔انہوں نے جان سے بڑھ کر اس کی حفاظت کی۔اس راہ میں خون کے نذرانے پیش کئے۔اولاد، مال، وقت، عزت کی قربانیاں دیں۔

تاریخ احمدیت میں ایسے نظارے بھی ہیں کہ جب باپ کے سامنے اس کے جواں سال بیٹے کو دردناک طریق پر شہید کر دیا گیا اور پھر باپ سے پوچھا گیا کہ اب تم کیا کہتے ہو۔اُس نے مومنانہ شان سے کہا کیا تم ایک باپ کو اپنے بیٹے سے بھی بزدل سمجھتے ہو۔جس راہ میں میرا بہادر بیٹا قربان ہوا ہے اُسی راہ میں یہ بہادر باپ بھی قربان ہونے کو تیار ہے اور پھر اُس نے اپنا عہد سچ کر دکھایا وہ باپ بھی راہ مولیٰ میں قربان ہوا۔

پس آج ہماری نسل پر یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی روش جاری رکھیں۔خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے کا عہد کریں۔اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی درس دیں کہ ہماری جان خلافت میں ہے۔

القرآن

وعدۂ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي
الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْــــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(سورۃ النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث نبوی ﷺ

خلافت علیٰ منہاج نبوت

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًا. فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّةً فَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۔ مشکوٰۃ باب الانذار و التحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی۔ جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

عربی منظوم کلام

حمد رب العالمین

لَکَ الْحَمْدُ یَاتُرْسِیْ وَ حِرْزِیْ وَ جَوْسَقِیْ
بِحَمْدِکَ یُرْوٰی کُلُّ مَنْ کَانَ یَسْتَقِیْ

اے میری پناہ اور میرے قلعہ! تیری تعریف ہو، تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِکْرِکَ یَجْرِیْ کُلُّ قَلْبٍ قَدِ اعْتُقِیْ
بِحُبِّکَ یَحْیٰی کُلُّ مَیْتٍ مُمَزَّقٍ

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَ بِاسْمِکَ یُحْفَظُ کُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدٰی
وَ فَضْلُکَ یُنْجِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یُزْبَقٍ

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وَمَا الْخَیْرُ اِلَّا فِیْکَ یَا خَالِقَ الْوَرٰی
وَمَا الْکَھْفُ اِلَّا اَنْتَ یَا مُتَّکَأَ التَّقِیْ

اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین! اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وَتَعْنُوا لَکَ الْاَفْلَاکُ خَوْفًا وَّھَیْبَۃً
وَتَجْرِیْ دُمُوْعُ الرَّاسِیَاتِ وَتَشْبَقُ

اور تیرے آگے خوفزدہ ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 259)

فارسی منظوم کلام

ہست داروئے دِل کلام خدا

گے شوی عاشقِ رُخِ یارے
تانہ بر دل رُخش کند کارے

تو کیونکر کسی معشوق کا عاشق ہو سکتا ہے جب تک اُس کا چہرہ تیرے دل میں بس نہ جائے

ہمچنیں زاں لبے دو گفتارے
آں کند کارہا کہ دیدارے

اسی طرح اُن ہونٹوں کے دو بول وہی اثر رکھتے ہیں جیسے (محبوب کا) دیدار

لاجرم عشقِ دلبرِ خوش خو
خیزد از گفتگو چو دیدنِ رو

بے شک دلبرِ خوشخو کا عشق اس کی گفتگو سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس کے دیکھنے سے

گفتگو را کشش بود بسیار
بے سخن کم اثر کند دیدار

کلام میں بڑی کشش ہوا کرتی ہے۔ کلام کے بغیر دیدار کا اثر کم ہی ہوتا ہے

ہر کہ ذوقِ کلام یافتہ است
رازِ ایں رہ تمام یافتہ است

جس کو ذوقِ گفتار نصیب ہو گیا اُس نے عشق کے راستہ کا سارا راز معلوم کر لیا

زیر لب گفتگوئے جانانے
زندگی بخشدت بیک آنے

محبوب کی شیریں کلامی پل بھر میں تجھے زندگی عطا کر دے گی

ہست داروئے دل کلامِ خدا
کے شوی مست جُز بجامِ خدا

دِل کی دوا خدا کا کلام ہے تو خدا کے اِس جام کے بغیر سیراب کیونکر ہو سکتا ہے

(بحوالہ درثمین فارسی مترجم صفحہ 324-325)

اردو منظوم کلام

متفرق اشعار

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

☆☆☆

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

☆☆☆

جس نے پیدا کیا وہی جانے
دُوسرا کیونکر اس کو پہچانے
غیر کو غیر کی خبر کیا ہو
نظرِ دُور کارگر کیا ہو

☆☆☆

ہم نے اُلفت میں تری بار اُٹھایا کیا کیا
تجھ کو دِکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

☆☆☆

جو ہمارا تھا وہ اب دِلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دِلبر کے اور دِلبر ہمارا ہو گیا
شکر لِلّٰہ! مِل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لندن صفحہ 458)

کلام الامام

قدرتِ ثانیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خُدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پُوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانیہ کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ 305-306)

پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقعہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء

''لندن

09.12.2007

میرے پیارے عزیز احباب جماعت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ دن ہمیں سو سال سے زائد عرصے میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس وقت کی یاد بھی دلاتا ہے جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مارچ 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔ آپ کا مشن اور اس جماعت کے قیام کا مقصد خدا اور بندے میں تعلق پیدا کرنا، بنی نوع انسان کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بننے کی تعلیم دینا اور اس کے لئے کوشش کرنا، تمام اقوام عالم کو امت واحدہ بنا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا، انسان کو انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا تھا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے زمانے کے امام اور مسیح ومہدی کے لقب سے ملقب کر کے بھیجا تھا۔ قیام جماعت اور آغاز بیعت 1889ء سے 1908ء تک تقریباً انیس سال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ونصرت سے اپنے مشن کو تمام تر مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس تیزی سے لے کر آگے بڑھا کہ ہر مخالف جو بھی اس جری اللہ کے مقابلہ پر آیا ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنے والا بنا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کہ ہر انسان جو اس فانی دنیا میں آیا اس نے آخر کو اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور وہ شخص جو اللہ کا خاص بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا عاشق صادق تھا، وہ تو اپنے آقا کی سنت کی پیروی میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جسے امام آخر الزمان بنا کر بھیجا تھا، واپسی کے اشارے دیتے ہوئے یہ تسلی دی کہ گو تیرا وقت اب قریب ہے لیکن چونکہ تجھے میں نے اپنے اعلان کے مطابق امام آخر الزمان بنایا ہے، اس لئے اے میرے پیارے! اے وہ شخص جو میری توحید کے قیام اور میرے محبوب نبی ﷺ کی حکومت تمام دنیا میں قائم کرنے کا درد رکھتا

ہے تو یہ فکر نہ کر کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے اس کام کی تکمیل کی انتہائیں کس طرح حاصل ہوں گی۔ تو یاد رکھ کہ میرے نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جسے میری تائید حاصل ہے۔ اب خلافت علیٰ منہاج النبوت تا قیامت قائم ہونی ہے، اس لئے تیرے بعد یہی نظام خلافت ہے جس کے ذریعہ سے میں تمام دنیا میں اپنی آخری شریعت کے قیام و استحکام کا نظام جاری کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی آپ کو اس تسلی کے بعد آپ علیہ السلام نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ۔ (سورۃ المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت

میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور (دین حق) کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (سورۃ النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے"۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 304-305)

پھر فرمایا:

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم

قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو"۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20۔صفحہ 305-306)

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت بھی آ گیا جب آپ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور ہر احمدی کا دل خوف و غم سے بھر گیا لیکن مومنین کی دعاؤں سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے زمین و آسمان نے پھر ایک بار وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کا نظارہ دیکھا۔وہ عظیم انقلاب جو آپ نے اپنی بعثت کے ساتھ پیدا کیا تھا۔اسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم نظام کے ذریعہ جاری رکھا۔آپ کی وفات پر اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یوں رقم فرمایا۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔........مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(اخبار"وکیل"امرتسر۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم۔صفحہ 560)

پس اس انقلاب کا اعتراف غیروں کی زبان اور قلم سے نکلوا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا لیکن غیر کی نظر اس طرف نہ گئی کہ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا ہے۔اس انقلاب کو آپ کی پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے نعمت خلافت کے ذریعہ جاری رکھنے کا بھی اس ذوالعجائب اور قدیر ہستی کا وعدہ ہے اور اس کی تصدیق ہوتے ہوئے ایک دنیا نے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل کے انتخاب خلافت کے وقت دیکھا۔باوجود اس کے کہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ ایک منظم جماعت کو دیکھ رہے تھے۔باوجود اس کے کہ وہ خلافت کے قیام کا نظارہ دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے جماعت کو، اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت تھی ایک منظم کوشش کے تحت توڑنے کی

کوشش کی۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا

''اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ. غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ''۔

ترجمہ: میری نعمت کو یاد کر۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔(تذکرہ صفحہ 428)

پس اس وعدہ کے مطابق وہ ہمیشہ کی طرح ناکام ہوئے۔ گو کہ یہاں تک مخالفت کی شدت میں بڑھے کہ ایک اخبار نے لکھا:

''ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے''۔

(اخبار ''وکیل'' امرتسر 13۔ جون 1908ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 205-206)

لیکن آج تاریخ احمدیت گواہ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کا نام لیوا تو کوئی نہیں لیکن خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھول پھل رہی ہے اور کروڑوں اس کے نام لیوا ہیں۔

اپنی بیہودہ گوئیوں میں یہاں تک بڑھے کہ ایک اخبار ''کرزن گزٹ'' نے لکھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنی پہلی جلسہ کی تقریر میں بیان کیا کہ

''اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سر کٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے''۔

(تاریخ احمدیت جلد 3۔ صفحہ 221)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔ خدا توفیق دے۔ بدقسمتی سے جماعت کے بعض سرکردہ بھی خلافت کے مقام کو نہ سمجھے۔ سازشیں ہوتی رہیں لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا بڑھتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق محبّوں کی جماعت بڑھتی رہی اور کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کارگر نہ ہوئی۔

پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو بعض سرکردہ انجمن کے ممبران کھل کر مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے لیکن وہ تمام سرکردہ علم کے زعم سے بھرے ہوئے، تجربہ کار پڑھے لکھے اس پچیس سالہ جوان کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور اس نے جماعت کی تنظیم، تبلیغ، تربیت، علوم و معرفتِ قرآن میں وہ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہر نہ سکا۔

جماعت پر پریشانی اور مخالفتوں کے بڑے دور آئے لیکن خلافت کی برکت سے جماعت ان میں سے کامیابی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باون سالہ دورِ خلافت کے حالات پڑھیں تو پتہ چلے کہ اس پسرِ جری اللہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

دنیائے احمدیت میں حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا۔ حکومتوں کے ٹکرانے کے باوجود، ظالمانہ قوانین کے اجراء کے بعد تمام مسلمان فرقوں کی منظم کوشش کے باوجود، یہ قافلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔ پیار و محبت کے نعرے لگاتا ہوا، غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتے ہوئے، انہیں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

پھر وہ وقت آیا کہ الٰہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہوگئے۔ پھر اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا لیکن خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی۔ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔ ظالمانہ قانون کے تحت ہاتھ پاؤں باندھنے والوں اور ''احمدیت کے کینسر'' کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے نیست و نابود کردیا۔ پاکستان میں ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کو ہجرت کرنا پڑی لیکن یہ ہجرت جماعت کی ترقی کی نئی منازل دکھانے والی بنی۔ ایک بار پھر غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِی کا وعدہ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ (دعوت الی اللہ) کی وہ راہیں کھلیں جو ابھی بہت دور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے گئے وعدے کو کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ خلافت رابعہ کے دور میں MTA کے ذریعہ سے یوں پورا ہوتا دکھایا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں اور پھر اس چینل کے اجراء کو دیکھیں تو ایمان والوں کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کردیا ہے۔ پس وہی لوگ جو خلیفہ وقت کو عضو معطل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے، ان کے گھروں کے اندر MTA نے اس مردِ مجاہد کی آواز پہنچادی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی مائدہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔

پھر کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور MTA کے کیمروں کی آنکھ نے سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ایک مخالف نے برملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچا تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔

میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شائد جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں لیکن یہ بھول گئے کہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے۔ جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الٰہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ ”میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں“۔

پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اس خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہو رہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطۂ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے ”یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے“ کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے بھی پورے

ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو۔ اٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن اس مہدی و مسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی ...... تعلیم کا یہی علمبردار ہے، جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطی ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر

احبابِ جماعت کا والہانہ اظہار تجدیدِ عہد

امسال مجلس مشاورت 2008ء کے آخری روز مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک تحریک پیش کی جس میں صد سالہ جوبلی کے موقع پر تجدید وفا کا اظہار کرنے کی تجویز تھی۔ اس تحریک کی تائید میں اراکین مشاورت نے بڑے جوش اور ولولے اور اخلاص سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ذیل میں ان مقررین کے خیالات خلاصۃً پیش ہیں۔ اس کے بعد مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی وصدر مجلس مشاورت نے تجدید عہد وفا کی ایک قرارداد پیش کی جسے متفقہ طور پر اراکینِ شوریٰ نے منظور کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ وہ تحریک اور اس کے بعد پیش کی گئی قرارداد آپ ماہ اپریل کے شمارہ میں پڑھ چکے ہیں۔ (مدیر ماہنامہ انصاراللہ)

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ملہی امیر جماعت گوجرانوالہ

اس میں کیا شک ہے کہ بعض اوقات افراد کی زندگی میں اور اقوام کی زندگی میں غیر معمولی کیفیت رکھتے ہیں جب بھی کوئی خوشی کا موقع آتا ہے یا غم کی کیفیت آتی ہے اس دوران ہونے والے واقعات ساری زندگی یاد رہتے ہیں۔ آج اس کیفیت کو یاد کرتے ہوئے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے موقع پر اپنے ان بزرگوں کے دلوں کی کیفیت کا اندازہ کر سکتے ہیں اور جب اس طرح کے اوقات غم کے ہوں یا خوشی کے ہوں۔ جب جب ہماری زندگیوں میں آئیں وہ اچھی طرح یاد ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر جب ہر احمدی جس تک اطلاع پہنچی تھی اس نے لازمی طور پر اور اپنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مابین تعلقات کا اندازہ کیا ہوگا۔ اور اس دوران جتنے افراد جماعت سے ملاقات ہوئی ان سے مل کر اور ان کے بیانات سن کر معلوم ہوتا تھا کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد آج غیر معمولی کیفیت سے دوچار ہے اور وہ اس بات کا جائزہ لے رہا ہے کہ وہ بزرگ وجود جو ساری زندگی ہماری تربیت کے لئے کوشاں رہا آج اپنا فرض پورا کر کے رخصت ہو گیا لیکن آج جائزہ لینا ہے کہ ہماری کیا حالت ہے میں اس پیارے وجود کی باتوں پر کتنا عمل کر رہا ہوں۔ بالکل اسی طرح کی کیفیت ہے آج اس خوشی کے موقع پر خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان کے ساتھ یہ دن ہماری زندگیوں میں دکھایا ہے کہ جب ہماری زندگیوں میں ہمیں خدمت دین کی اس طور پر بھی توفیق مل رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی

قدرتِ ثانیہ کا موقعہ آج پھر ہمیں ایک غیر معمولی روحانی کیفیت سے دوچار کر رہا ہے اور وہ بابرکت وجود جو کل عالم کو ساری دنیا کے انسانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہے اور درد کے ساتھ اور فکر کے ساتھ اور محبت کے ساتھ بلا رہا ہے آج اس کی آواز پر لبیک کہنے والے کتنے لوگ ہیں کیا میں بھی ان میں شامل ہوں کہ نہیں۔ کیا میں اس کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل درآمد کر رہا ہوں کہ نہیں۔ اور میرا اس وجود کے ساتھ گہرا اور ذاتی تعلق ہے۔ یہ ہے وہ کیفیت جو میں اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے ملنے کے بعد محسوس کر رہا ہوں اور یہی وہ روحانی کیفیت ہے جو دراصل ہمیں خدا تعالیٰ کے اس قدرتِ ثانیہ کے ساتھ تعلق کے نتیجہ میں پہنچنے والی خوشی کے بعد ایک پاکیزہ تبدیلی سے دوچار کر سکتی ہے۔

آج جو خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے وہ ہمیں سمجھا رہی ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے جھولیاں بھرنا چاہتے ہو تو لازماً نظام خلافت سے وابستہ رہو۔ آج اس خوشی کے موقع پر جب ہم خلافت کے سو سال پورے ہونے کی خوشی منا رہے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایک غیر معمولی عقیدت کے جذبات خلافت کے لئے اور محبت کے جذبات ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ دیکھیں اور سمجھیں اور سوچیں کہ کیا ہم اس پہلو سے اپنے آپ کو تیار کر چکے ہیں کہ نہیں اور ہم اس خلافت کے پورے طور پر دست و بازو بننے کے قابل ہو چکے ہیں؟ یہ وہ کیفیت ہے کہ جس کیفیت میں ڈوب کر ہمیں خلافت کے سو سال پورے ہونے پر خوشی منانی چاہیے اور اپنا اپنا جائزہ لینا چاہیے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ آج اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ پیارے امام کی خدمت میں محبت و عقیدت کے جذبات پیش کرتے ہوئے اپنی اپنی حالتوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ خوشی اس وقت ہمارے اندر پاکیزگی پیدا کر سکتی ہے جب ہم پوری کوشش کر کے اپنی اولاد میں آئندہ نسلوں میں وہ پاکیزگی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت سیالکوٹ

میں اس شہر سے تعلق رکھتا ہوں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا مجھے سیالکوٹ سے ایسے ہی پیار ہے جیسے قادیان سے اور سیالکوٹ کی سرزمین کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ ایک لمبا عرصہ آپ نے سیالکوٹ میں رہ کر بسر کیا اور اس سرزمین کو ان دعاؤں سے بھر دیا اور پھر آپ ۱۸۹۲ء اور ۱۹۰۴ء کو تشریف لائے اور سیالکوٹ وہ سرزمین ہے جہاں پر کھڑے ہو کر لیکچر سیالکوٹ میں آپ نے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا سیالکوٹ کا باسی ہونے کی حیثیت سے اور اپنے تمام دیگر احباب جماعت سیالکوٹ کی طرف سے ہم پھر اس بات کا عہد کرتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں یہ عاجزانہ اور دل کی گہرائیوں سے کہتے ہیں کہ ہم اپنی جان مال وقت اور عزت کو خلافت پر ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں کو

روندتا ہوا نہ پہنچے یہ ایک سوسالہ دور اپنی برکات سے بھرا ہوا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اب (دین حق) کا غلبہ احمدیت سے مقدر ہے اور یہی دور ہے جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ میں تیری......کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور یہ نشان خلافت خامسہ کے وقت بھی پورا ہوا جب جزائر فجی میں ایک کنارے پر کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریمؐ کی رسالت کو ایک پیغام کی صورت میں دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا اور میرے رفقاء جو اس وقت شوریٰ میں شامل ہیں کیا وہ بھول گئے ہیں کہ جب 1934ء کو دشمن نے احمدیوں کو مٹانے کے لئے سرزمین قادیان میں قدم رکھا تو اس وقت میرے پیارے آقا خلیفۃ المسیح الثانی نے کیا فرمایا آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا نے دکھایا ہے کہ دشمن کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی جارہی ہے۔ پھر 1953ء کا واقعہ بھی ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب ملک میں ہماری زندگیوں کو اجیرن بنا دیا تھا۔ ہماری جانیں اور مال لوٹے گئے تو اس وقت اسی آقا قدرت ثانیہ کے مظہر نے کہا تھا کہ خدا ہمیں چھوڑ دے گا؟ ہرگز نہیں خدا میری مدد کے لئے دوڑا چلا آرہا ہے الحمدللہ۔ یہ تمام آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ جماعت کے لئے ایک نئی زندگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں پھر اس کے بعد خلافت ثالثہ کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک نئے دور، نئے امتحان سے گزارا تو میرے آقا اور میرے پیارے امام خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کیا خوب فرمایا۔ احمدیوں کے چہرے سے کوئی مسکراہٹ نہیں چھین سکتا۔ اور جو ہمارے ساتھ ظلم روا رکھا جارہا ہے اس کے صلہ میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور پھر وہ بھی زمانہ آیا جب خلیفہ وقت کو پاکستان سے ہجرت کر کے جانا پڑا اور آپ اس خلافت کی امانت کو بچاتے ہوئے خدا کی رضا کے تابع آپ پاکستان کو چھوڑ کر چلے گئے لیکن ان ابتلاؤں میں کیا خدا نے ہمیں چھوڑ دیا۔ بالکل نہیں چھوڑا اور ہر ابتلاء کے ساتھ فتح آتی رہی ہے خدا تعالیٰ فتح دیتا ہے، ترقیات دیتا ہے اور ان ترقیات میں خدا نے جماعت کو اتنی وسعت دی کہ آج ۱۸۷ ممالک میں پورا تناور درخت بن چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کوئی دنیا کی طاقت خلافت کے نظام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے کہ اس نے تمام دنیا کو امن سکون اور تمام دنیا کی ضروریات کو نظام نو کے تحت عطا کرنا ہے اور ہم پھر عہد کرتے ہیں کہ ہماری جان اور مال اور ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ خلافت پر نثار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم محمود احمد صاحب لاہور

مکرم ناظر صاحب دیوان نے جو تحریک پڑھ کر سنائی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور پُرزور تائید کرتے ہیں اور کیوں تائید نہیں کریں گے کیونکہ ہم نے کتابوں میں پڑھا ہوا ہے۔ اس کو ہم نے دیکھا اس کو ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے۔ ایک سوسال کی تاریخ گواہ ہے کہ خلافت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ خلافت ہماری جان ہے خلافت ہمارا ایمان ہے جیسا کہ پہلے

دوستوں نے فرمایا اور درست کہا خوف کی حالتیں آئیں اجتماعی طور پر اور خوف کی حالتیں یوں اڑ گئیں جیسے پہلے کبھی تھیں ہی نہیں ۔ یہ تو سب جانتے ہیں لیکن ہم ایک اور بات بھی جانتے ہیں کہ خوف کی حالت صرف اجتماعی طور پر نہیں آئی ہم میں سے ہر ایک اس بات کا بھی گواہ ہے کہ ہماری ذاتی زندگیوں میں ہمارے خاندانی حالات کی زندگیوں میں ہماری فیملی لائف میں بھی بڑی پریشانیاں آتیں ہیں مجھے اپنے والد محترم عبدالجلیل عشرت یاد آتے ہیں ان کو سپائین (Spine) کی تکلیف تھی اور وہ کالر باندھتے تھے اور اب تو عام ہے اس زمانہ میں نیا نیا شروع ہوا تھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے دعا کے لئے بھی حاضر ہوئے نماز کرسی پر بیٹھ کر پڑھتے تھے حضور نے فرمایا عشرت صاحب میں سجدے میں ہوتا ہوں تو آپ کا چہرہ اکثر میری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے ۔اتنا پیار کرنے والے حضور۔ جو کروڑوں کی جماعت کے ایک ایک فرد کا خیال رکھتے ہوں تو ہم کیوں اس قرارداد کی تائید نہ کریں۔ میں تو دعا کرتا ہوں ہماری نسلیں در نسلیں ، نسلیں در نسلیں قیامت تک خلافت کے دامن سے وابستہ رہیں آج ہم سوویں سالگرہ منا رہے ہیں ہماری دعا ہے جب دوسوویں سالگرہ ہو تین سوویں سالگرہ ہو چار سوویں سالگرہ ہو ہماری اولاد در اولاد اسی طرح خلافت سے وابستہ رہے ۔ آمین

مکرم نذیر احمد صاحب خادم بہاولنگر

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی ، نہ کوئی ثانی

اے خدا اے کارساز و عیب و پوش و کردگار اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

حق یہ ہے کہ دنیا کی مذہبی تاریخ میں یہ منفرد اور عدیم المثال واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچویں خلافت کا ظہور فرمایا اور یہ بھی تاریخ مذہب میں عجیب المثال واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ اور خلافت حقہ پر سو سال ایک سنچری پوری فرمائی۔ یہ وہ لمحہ ہے یہ وہ تاریخی ساعت ہے یہ وہ عظیم موقع ہے کہ جب ہم سب کے دل ہماری روحیں، ہمارے جذبات و احساسات اس خدائے ذوالعرش مالک کائنات خالق کائنات کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ جس نے ہمیں یہ مبارک وقت دکھایا۔

ے اک زماں کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

ہماری یہ خواہش ہے۔ ہماری یہ عاجزانہ دعا ہے کہ اے مولیٰ کریم اے ارحم الراحمین تو وہ قادر ہے جس نے اپنی قدرتوں کا ایسا ظہور فرمایا کہ مسیح الزمان مہدی دوران حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جو آواز بلند کی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام جو پیش کیا تھا۔خدائے واحد و یگانہ کی توحید کی جو شمع روشن کی تھی ۔آج وہ قادیان کی سرزمین سے نکلتی ہوئی نیز ہندوستان کے قریہ قریہ شہر شہر میں روشنی بکھیرتی ہوئی وہ براعظم ایشیاء ، یورپ اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور

پوری دنیا پر محیط ہو چکی ہے اور میں یہاں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں۔

صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہو گی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامران ہو گی
خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا

اس لمحہ کی یاد جیسا کہ جناب مکرم ناظر صاحب دیوان نے فرمایا۔ وہ اداس دن غموں سے بھرا ہوا دن جب یہ عالم تھا کہ

جب دن ڈھل گیا تو دردنصیبوں کا قافلہ کاندھوں پر آفتاب اٹھائے ہوئے چلا

وہ آفتاب دنیا سے گم ہو گیا۔ جیسا کہ اس نے فرمایا تھا۔

انی اموت ولا تموت محبتی
یُدْریٰ بذکرک فی التراب ندائی

کہ میں تو فانی انسان ہوں مجھ پر فنا آ سکتی ہے میں موت کی آغوش میں جا سکتا ہوں مگر یاد رکھو اے میرے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جو محبت آپ کے ساتھ ہے وہ لا فانی ہے وہ لا زوال ہے وہ ہمیشہ قائم ودائم رہے گی اور آج خدا کا شکر ہے کہ کروڑوں احمدیوں کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت ہے جو (دین حق) کی محبت ہے وہ ہر جگہ ضوفشانیاں دکھا رہی ہے اور ہر جگہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جو محبت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے دلوں میں پیدا کی تھی اس محبت کے نور سے دنیا جگمگا رہی ہے اور جیسا کہ مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفیٰ
این است کامِ دل اگر آید مُیسَّرم

میری جان اور میرا دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں قربان ہے۔ اور میرے دل کی یہی تمنا اور یہی خواہش ہے کہ کاش میرا سارا جسم اور میرے جسم کا ذرہ ذرہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں قربان ہو جائے تو آج ہر احمدی اس محبت میں سرشار اور بے قرار ہے۔ کہ جس طرح ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود نے فرمایا تھا۔

پھیلائیں گے صداقت .... کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

آپ دیکھیں اس دن کو کہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال جب ہوتا ہے تو کیا عالم تھا اداسی کا کیا غم ودرد تھا اور آسمان جھک جھک کر آنسو بہا رہا تھا اس ہو کے عالم میں اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے گرتی ہوئی جماعت کو تھام لیا اس کو سہارا دیا اور سیدنا واما منا حاجی الحرمین حضرت حافظ مولانا نور الدین ...... کے دستِ حق پرست پر جماعت کو پھر جمع کر دیا اور آپ نے خلافت کے استحکام کے لئے وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا کہ بعض بڑے بڑے عمائدین جو اس وقت ریشہ دوانیاں کر رہے تھے۔ ان کی ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر کے آپ نے مضبوط طور پر خلافت کے نظام کو مستحکم فرمایا اور جب ہمارا پیارا محمود کم سنی میں چھوٹی عمر میں مسند خلافت پر متمکن ہوتا ہے تو اس وقت عجیب عالم تھا کہ آپ نے پہلا ارشاد جو جاری فرمایا کہ

کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے اور دنیا نے دیکھا کہ

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

خدائے ذوالجلال جماعت کی پشت پر تھا اور حق کا قافلہ بڑھتا چلا گیا۔ خلافت ثانیہ کا پچاس سالہ دور جو ہے وہ ولولہ انگیز دور جس میں بڑے بڑے طوفان آئے بڑے بڑے زلازل آئے بڑی بڑی آندھیاں چلیں آپ نے جیسا کہ پیشگوئی کی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے بعد خدا جسے خلیفہ ثالث بنائے گا ابھی سے اُسے خوشخبری دیتا ہوں کہ اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکرلیں گی تو پاش پاش ہو جائیں گی اور ہم نے دیکھا کہ ایسے عظیم الشان معجزات اور نشانات ہیں جو ہم نے خلافت کی تائید میں دیکھے۔ جماعت احمدیہ کے حق میں دیکھے۔ مسیح الزمان کی تائید میں دیکھے کہ ایک ایک معجزہ جو ہے۔ وہ معجزات کا اور نشانات کا مجموعہ نظر آتا ہے اور پھر آپ دیکھیں کہ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جس عالم میں یہاں سے رخصت ہو گئے تھے مجھے وہ منظر آج تک یاد ہے کہ جب ...... اقصیٰ میں حضور تشریف لائے ہیں اور ایک طرف حضور آرام سے آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ خطبہ نہیں دیتے بولتے نہیں ہیں۔ اور جب سلام پھیرتے ہیں اور سٹیج پر سامنے آتے ہیں تو آنسوؤں کا، آہوں کا وہ سیلاب لڈا اور وردناک چیخ و پکار آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی تھی۔ وہ دعائیں ہوئیں کہ خدا کے پیارے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ جو مسیح پاک کے خلیفہ برحق تھے۔ وہ تمام برا عظموں میں جماعت کو مضبوط اور مستحکم کر کے خدا کے حضور سرخرو ہو کر گئے اور یہی فتوحات کا نیا جو دن طلوع ہوا ہے۔ خلافت خامسہ کے قیام کے بعد آپ ذرا تصور تو کر کے دیکھیں کہ جس وقت خلیفہ خامس ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز خلافت کی مسند پر متمکن ہوتے ہیں۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ نے تمام دلوں کو ہاتھ میں لے کر آپ

کے قدموں میں گرا دیا۔ کوئی ایک فرد نہیں تھا جس کو کوئی اختلاف تھا یا اور سوچ تھی خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ خلافت قائم کرے گا حقیقی ایمان لانے والوں میں نیک اعمال بجالانے والوں میں آج یہ جو سو سال پورے ہوئے ہیں اس بات کا بڑا روشن ثبوت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے یہ دنیا پر آشکار کر دیا ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایمان حقیقی ایمان ہے اور اس کے اعمال صالح ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں صالح اعمال کے ساتھ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور ہماری نسلوں کو بھی وابستہ رکھے اور یہ جو ہم نے عہد کیا تھا کہ ہم اپنی جان مال وقت اور عزت کو خلافت کے لئے قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور خلافت کے ہر ادنیٰ اشارے پر ہم کٹ مرنے کے لئے تیار رہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو وقت ہے جب بھی آئے گا تو خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے اور خدا کے فضل سے ایسا ہی وقت آئے گا کہ احمدیت کی ترقی ہوگی اور بڑی بڑی فتوحات ہیں جو ہمیں نظر آ رہی ہیں آخر پر میں، چونکہ اور دوستوں کا بھی وقت ہے، اختصار کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دوستو جیسا کہ پہلے دوست بیان کر گئے ہیں کہ ہمیں اپنے اعمال کی فکر ہونی چاہیے ہمیں اپنے رب کے ساتھ وفاداری کا عہد باندھنا چاہیے جس نے اپنے فضل سے ہمیں یہ دن دکھایا تاکہ ہمارے اعمال جو ہیں ہماری نسلوں کے جو اعمال ہیں تسلسل اور ایک تواتر کے ساتھ صحیح سمت میں چلیں خدا کے فرمانبردار بنیں اور خدا کے فرمانبردار بنتے ہوئے ہم حضور کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضور کے پیچھے چلتے ہوئے اس شان سے آگے بڑھیں کہ کوئی انگلی ہماری طرف نہ اُٹھ سکے کہ اس میں یہ عیب ہے بلکہ ہم اپنے آپ کو سنوارتے نکھارتے ہوئے آگے بڑھیں۔ آخر میں ایک بات مجھے یاد آ رہی ہے۔ خلیفہ ثالثؒ کا ارشاد کہ ایک گاؤں میں ایک چوہدری صاحب تھے ان پر لوگوں نے پتھر پھینکے اور انہوں نے ایک عمارت میں جا کر پناہ لی اور بعد میں حضرت خلیفہ ثالثؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ عرض کیا کہ حضور بہت بے عزتی ہوئی فرمایا۔ کیا ہوا۔ عرض کیا حضور لوگوں نے مجھ پر پتھر پھینکے اور اوباشوں نے مجھ پر مٹی اور خاک ڈالی۔ بہت بے عزتی ہوئی حضور خلیفہ ثالث کا زندہ جاوید پیغام جو ہے وہ سن لیں حضور نے فرمایا چوہدری صاحب یاد رکھیں کہ جب تک ساری دنیا کے دلوں میں ہم اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا نہ کر لیں اور آپ کی عزت کو قائم نہ کر لیں اس وقت تک ہم نے اپنی عزت کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ ہماری عزت ہماری آبرو ہماری کوششیں اس بات کے لئے وقف کریں کہ خدا کی توحید جو ہے وہ زمین پر قائم ہو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت جو ہے وہ کل عالم پر آشکار ہو اور ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم مبشر احمد صاحب دہلوی

میں اپنے نقطہ نگاہ سے اس بات پر سوچتا ہوں کہ آیا اب بھی ہم میں کوئی اختلاف رائے ہو سکتا ہے کہ ہم خلافت کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت 100 سال ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں۔ اس میں

ایک قرارداد یا ایک تجویز پیش کرنے کے لئے کسی اختلاف رائے کا امکان ہے ۔نہیں ہرگز نہیں میرے خیال میں جو قرارداد پیش ہوئی کے جواب میں لبیک اللھم لبیک کہتے ہیں مَیں خدا کے فضل سے پچھتر سال کا ہو گیا ہوں میں نے 4 خلافتیں اپنے زمانے میں دیکھی ہیں اور خلافتوں کے فوائد بھی دیکھے ہیں ہر زمانے میں جب جس قسم کے خلیفہ کی ضرورت تھی ۔چاہے وہ خلیفہ اوّل تھے حضرت مولوی نورالدین ،حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں اور تمام خلفاء جس جس قسم کے مسائل ہمارے سامنے آئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلیفے دیئے اور ہر خلیفہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا تھا اس میں ہمیں کیا شک ہے میں پُر زور تائید کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو مانا جائے اور تسلیم کیا جائے اور متفقہ طور پر اس کو منظور کر کے حضور اقدس کی خدمت میں بھیجا جائے ۔

مکرم سجاد اکبر صاحب فیصل آباد

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنی خالص رحمت سے ہمیں قدرتِ ثانیہ سے نوازا ہے ہم اس پر بھی خدا کا شکر بجا لاتے ہیں کہ مشکل حالات میں بھی خلافت کی خوب حفاظت فرمائی ہے اور مشکل گھڑی میں خلافت کو سرخرو اور مخالفین کو سیاہ رُو کیا ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

ہم بھی عہد کرتے ہیں کہ اے مسرور خدا بھی تمہارے ساتھ ہے اور ہم عاجز بندے بھی تیرے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے آپ کی تائید ونصرت فرمائے اور ہر لحہ کامیابیوں وکامرانیوں سے نوازے ۔جماعت کو مضبوط ومتحد رکھے اور خلافت کا سایہ قیامت تک ہمارے سروں پر رکھے، اور آپ کے مبارک ہاتھ پر فتوحات دکھائے آمین ثم آمین اور جماعت کو اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دے اور تقویٰ طہارت پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہم سب مل کر خدا کی اس آواز میں اپنی آواز شامل کریں اور مل کر یہ کہیں ۔اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

ہم سب مل کر ہاتھ اٹھا کر کہیں اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر ۔اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر

اے احمدیت کے سرسبز وجود کی سرسبز شاخو خلافت کو مضبوطی سے پکڑو اور اپنے اموال سے اور اپنے اوقات سے اپنی جان کی قربانی دے کر خلافت کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

بشارت احمد رانا صاحب کراچی

مبارک مبارک اور صد مبارک سو برس گزرنے کے بعد آج یہ وقت آیا ہے مذہب کی تمام تر تاریخ میں تاریخ آدم میں اگر ہم نظر دوڑائیں تو ہمیں کہیں سو سال یکجا کسی مامور کے بعد نہیں نظر آئے ۔جو خدا تعالیٰ نے قوم احمد کو اپنے فضل سے یہ

وقت دیا یہ دور بخشا اس میں دو طرفہ سلوک خدا کا ہمارے ساتھ اور مومنوں کا خدا کے ساتھ رہا۔ اور یہ بڑا کمال کا واقعہ پیش آیا ہے سو سال میں کہ خدا کے مامور نے جب جس قربانی جس اطاعت کی توقع مومنین سے کی۔ مومنین نے بہت آگے قدم رکھا۔ میں اپنے جذبات پہ قابو نہیں رکھ پا رہا۔ ہم نے جو زمانہ اپنی عمر میں پایا وہ خلیفۃ المسیح رابع کا تھا۔ وہ مہاجر خلیفہ اپنی ہجرت کے تمام اثمار لے کر اس دنیا سے گیا۔ قرآن کریم میں مہاجر کے لئے حفاظت اور رزق وافر کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور مامور یا خلیفہ کا رزق اس کے ماننے والے ہوتے ہیں ایک کروڑ کی جماعت لے کر گیا تھا اور جب خدا کے حضور حاضر ہوا تو بیس بائیس کروڑ سے اوپر وہ انعام اس نے پایا اور اس کو قوم خدا تعالیٰ نے کیسی دی۔ مذہبی تاریخ میں پھر آپ پلٹ کے دیکھیں۔ پیدا ہونے سے پہلے بچے کسی نے نہیں مانگے تھے۔ بنی اسرائیل میں صرف ایک نبی کا واقعہ ملتا ہے وہ مریم علیہا السلام کا ہے جس خلیفہ نے ہم سے پانچ ہزار بچوں کی قربانی مانگی اور اس قوم نے کمال کیا کہ آج شائد تیس، پینتیس ہزار سے زیادہ بچے وقف کر دیئے گئے جو کہ پیدا ہونے سے پہلے عطاء کئے۔ قوم نے کمال اطاعت کا نمونہ دکھایا آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے اس نعمت اطاعت سے نوازا۔ قیادت جب خلافت کے ہاتھ میں ہوتی ہے تو قوموں کی تقدیریں بدلا کرتی ہیں۔ اور تحدیث نعمت کے طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری قوم نے خلفاء کی اطاعت میں مالوں کو جانوں کو وطنوں کو ہر چیز کو ترک کیا اور اطاعت کی آج جو تحریک پیش کی گئی ہے میں اس کی حمایت میں سو بار ہاں کہوں گا اور سو بار تمام بھائیوں کو مبارک دوں گا خدا کرے کہ مسیح پاک کی تمام دعائیں ہم سب کو لگ جائیں اور تمام مومنوں کی دعائیں تمام مومنوں کو لگ جائیں۔ اور اس روح کے ہم قیامت تک مستحق رہیں آمین اللّٰھم آمین۔

شیخ کریم الدین صاحب۔ بہاولنگر

آج میں نے نام اس لئے لکھوایا کہ اس موقع پر یہاں پر آ کر اگر خلافت سے وابستگی کا اظہار نہ کیا تو یہ ایک گناہ ہوگا ورنہ میں سمجھ رہا تھا کہ دوستوں نے جانا ہے ٹائم تھوڑا ہے تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے تو 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت لکھا اس وقت آپ نے یہ لکھا کہ گھبراتا نہیں کیوں کہ تمہارے لئے ایک بشارت ہے کہ قدرت ثانیہ آپ کو ملے گی۔ اور وہ کیوں ملے گی اس لئے ملے گی کہ وہ دائمی ہوگی اور وہ آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں اور یہ کس نے اس وقت سوچا تھا کہ سو سال کے بعد ہم خوش نصیب ہوں گے جو اپنی نظروں سے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے اس وقت تو مخالف یہ سمجھتے تھے کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد یہ جماعت نعوذ باللہ تتر بتر ہو جائے گی بعضوں کا یہ خیال تھا کہ کیونکہ خلیفہ اوّل بڑے جید عالم ہیں۔ مفسّر قرآن ہیں اُن کے زمانے تک رہے گی خلافت ثانیہ کے وقت انہوں نے کہا کہ بچے کے پاس خلافت آ گئی نوجوان ہے اور جو جید اس وقت جماعت کے آدمی تھے انہوں نے لاہوری پارٹی بنالی اور پھر خدا نے کیا ثابت کیا

خدا نے ہماری زندگیوں میں ثابت کیا کہ خدا نے ہمیشہ خلافت کی لاج رکھی اور خدا نے ہمیشہ خلیفہ کا ساتھ دیا اپنوں نے اگر مخالفت کی پھر بھی خدا نے خلیفہ کا ساتھ دیا غیروں نے مخالفت کی پھر بھی خدا نے خلیفہ کا ساتھ دیا ایک الیکشن میں تو میں نے خود ڈیوٹی دی ایک الیکشن میں جب خلافت ثالثہ کا الیکشن ہوا تو میرے والد صاحب آئے ہم بھی آئے وہ بھی انتخاب ہم نے دیکھا خلافت رابعہ کے انتخاب کے موقع پر میں نے قائد ضلع کے طور پر ڈیوٹی دی اس وقت جو پریشانی جو تکلیف دونوں دفعہ اٹھائی اور اس کے بعد جو خدا نے سکون دیا اور جو خدا نے جماعت کو ترقیات دیں ثابت ہو گیا کہ خدا ہمیشہ خلیفہ کے ساتھ ہے اور خلافت خامسہ کا نظارہ تو ہم نے ایم ٹی اے پر دیکھا لوگ جب تک انتخاب نہیں ہوا رات کو 2 بجے یا تین بجے جس وقت بھی یہ اعلان ہوا کہ حضور کا انتخاب ہو گیا ہے حضور نے فرمایا بیٹھ جائیں لوگ سڑکوں کے اوپر بیٹھ گئے یہ نظارے ہیں خلافت کے۔ دو باتیں صرف میں عرض کرنا چاہتا ہوں خلافت کی برکت کو سمجھنا چاہیے خلافت کی قدر کرنی چاہیے جن بچوں کو جن نوجوانوں کو جن بھائیوں کو تجربہ نہیں ہے اُن کو تجربہ کر لینا چاہیے میں نے اپنی چھوٹی سی زندگی میں 1945ء کی میری پیدائش ہے 63 سال میری عمر ہے میں نے 1968ء میں وکالت شروع کی آج تک لوگ میرے سے پوچھتے ہیں وکالت کی کامیابی کا راز کیا ہے جو دوست میرے حالات سے واقف ہیں میں یہ تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ میں نے آج تک وکالت میں اتنا کام کیا ہے خدا کے فضل سے کہ شائد پاکستان میں کسی اور وکیل نے اتنا کام کیا ہی نہ ہو۔ اور یہ بات کیا ہے آج میں آپ کو بتاتا ہوں لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کامیابی کا راز کیا ہے۔ 1980ء میں میرا نام سیشن جج بہاولنگر نے بھجوایا ایڈیشنل سیشن جج کی تقرری کے لئے۔ اس وقت امتحان وغیرہ نہیں ہوتا تھا دو نام جاتے تھے ضلع سے۔ ایک نے لگنا ہوتا تھا ایک Refuse ہو جاتا تھا ہمارے ضلع کے جو Law Minister تھے نام اُن کا لینا مناسب نہیں ہے۔ بہاولنگر میں وکالت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا جی شیخ صاحب دو نام گئے ہیں ایک آپ کا نام گیا ہے ایک دوسرے کا نام گیا ہے دوسرا مخالف ہے میرا۔ میں چیف جسٹس سے بات کر آیا ہوں جس دن آپ کا انٹرویو ہو مجھے بتانا میں نے کہا میں نے تو انٹرویو کے لئے جانا نہیں۔ اُس نے کہا وجہ کیا ہے؟ میں اُن دنوں قائد ضلع تھا میں نے خلیفہ ثالثؒ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور میں قائد ضلع ہوں میرے پاس اتنے مقدمات ہیں میں جماعت کی یہ خدمت کر رہا ہوں مجھے یہ آفر ہوئی ہے۔ حضور مشورہ دیں کیا مجھے نوکری کرنی چاہیے کہ نہیں کرنی چاہیے۔ حضور کا پیغام وصول ہوا خط کے ذریعے آج بھی میں نے سنبھال کے رکھا ہوا ہے مجھے پتہ ہوتا میں لے کے آتا۔

حضور کا پیغام وصول ہوا خط کے ذریعے کہ اگر وکالت اچھی ہے تو نوکری نہیں کرنی۔ میں انٹرویو پر ہی نہیں گیا وزیر قانون سے میں نے کہا میں نے اپنے بزرگوں سے مشورہ کیا ہے انہوں نے کہا نوکری نہیں کرنی تو یہ ہے برکت اگر میں نوکری کر لیتا تو میں تباہ ہو جاتا اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ ایک اور واقعہ۔ میرا بیٹا سب سے چھوٹا آٹھ سال کا ہو گیا چار بیٹے تھے بیٹی

کوئی نہیں تھی۔خلیفہ رابعؒ نے وقف نو کی تحریک فرمائی ہم نے کہا اب ہم کیا کریں بچہ ہی کوئی نہیں اور ہم نے کہا جی چلیں حضور کی خدمت میں لکھا کہ بیٹی کی خواہش ہے وقف کر دیں گے حضور دعا کریں اللہ تعالیٰ نے وہ سامان پیدا کر دیئے آٹھ سال کے بعد خدا نے مجھے بیٹی دی ایک ہی بیٹی ہے اور اس کے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ہم نے اس کو وقف کر دیا جب وہ میری بیٹی پیدا ہوئی تو مجھے تو پتہ تھا کہ کس کی دعاؤں سے پیدا ہوئی ہے۔ہم نے ہسپتال کے جب لوگوں کو جتنی بھی دائیاں تھیں جتنے بھی کمپوڈر تھے سب کو 100 روپیہ دیا اس وقت سو روپیہ کافی ہوتا تھا۔تو انہوں نے کہا یہ شیخ صاحب کو غلطی لگ گئی ہے لڑکی ہوئی ہے یہ پیسے دے رہے ہیں۔وہ لیڈی ڈاکٹر جو تھی وہ جانتی تھی چاروں بچے اُسی لیڈی ڈاکٹر کے ہاتھ سے ہوئے تھے یا اس کو پتہ ہوگا۔اُس نے کہا جی صاحب ان کو چاہیے ہی لڑکی تھی۔تو یہ خلافت کی برکت ہے خلیفہ سے مشورہ کریں خلیفہ وقت سے دعائیں لیں۔آج خلیفۃ المسیح الخامس کو آپ دیکھیں وہ مقام جب حضور یہاں تھے اور جب حضور اب وہاں ہوتے ہیں مسندِ خلافت پر کتنا فرق ہے۔جو گئے ہیں قادیان دیکھیں کیا والہانہ نظارے ہیں محبت کا ایک دریا ہے اور سمندر ہے جماعت میں جو خلافت کے ساتھ ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے اور ہمارے خلیفہ کے ساتھ رابطے ہمیشہ دائمی ہونے چاہئیں اور یہ خیال رکھیں کہ خلیفہ سے رابطے کے بغیر اور خلیفہ سے تعلق کے بغیر ہم کسی کام کے نہیں ہیں۔

مکرم پیر افتخار الدین صاحب۔راولپنڈی

سب سے پہلے خاکسار ناظر صاحب دیوان کا ازحد مشکور ہے کہ ہمارے دلوں کے جو جذبات تھے جو سوچیں تھیں اُن کو آپ نے عملی صورت میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا آپ کو بہت بہت اجر دے۔اس کے بعد خاکسار یہ عرض کرتا ہے کہ آج جو دنیا کی حالت ہے اور ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے اور اخبارات اور جرائد کو پڑھتے ہوئے جو دنیا کی صورت ہم دیکھتے ہیں کہ کس قدر افراتفری کا شکار ہے۔اور بدسلوکی کس قدر زیادہ ہے دنیا کے اندر پائی جاتی ہے۔اُس وقت خدا تعالیٰ کا ازحد شکر ادا کرنے کو دل چاہتا ہے کہ ہم جو پیدائشی احمدی ہیں اپنے بزرگوں کو سب سے پہلے اس بات کے اوپر بہت بہت اُن کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اُن کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان نامساعد حالات میں جب انہوں نے احمدیت قبول کی اور اُن کے حقّے پانی بند کر دیئے گئے اور ہمیں آج کسی اس طرح کی مصیبت میں ڈالے بغیر خدا تعالیٰ نے یہ بہت بڑی نعمت جو آج اس دنیا میں ایک سب سے بڑی نعمت کے طور پر پہچانی جا سکتی ہے وہ ہمیں نصیب ہوئی۔سکینت قلب کا سب سے بڑا نظارہ تو ہر احمدی نے جس نے ایک خلیفہ کی وفات بعد دوسرے خلیفہ کا انتخاب دیکھا ہوا ہے۔اس نے اپنی آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کیا ہے۔اور ان کے دلوں نے نہایت گہرائی کے ساتھ اس چیز کو محسوس کیا ہے کہ وہ دل جو اس وقت بالکل پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔جن سے بالکل ایسا محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ خون قطروں کی صورت میں ٹپک رہا ہے۔اور ایک دوسرے احمدی کے ساتھ جو ہمیں اپنے خون سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔اس وجہ سے کہ وہ

اخلاص رکھتے ہیں۔ جماعت کے ساتھ فدائیت رکھتے ہیں۔ جماعت کے خدمت گزار ہیں اُن وجودوں کے ساتھ خاص کر جماعت کے بزرگوں کے ساتھ سینہ ملتے ہوئے اُن کے گلے ملتے ہوئے ہم اس چیز پر دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ آج ہمارا خلیفہ جو ہمارے لئے عافیت کا حصار تھا جب ہم پریشان ہوتے تھے اُن کو خط لکھتے تھے اُن کے حضور حاضر ہوتے تھے اور سکینت پاتے تھے وہ آج نہیں ہے انہیں لمحات کے دوران جب خلیفہ کا انتخاب ہوجاتا ہے تو میں نے دنیا میں یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے تو کبھی نہیں دیکھا نہ کہیں سے سنا ہے کہ ان لوگوں کے جن کے سینے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں رو رہے ہوتے ہیں۔ جو ایک عجیب طرح کی مصیبت میں اپنے آپ کو گرفتار سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ ہمارا اگلا لمحہ یا اگلا دن یا اگلا وقت کیسے گزرے گا خلیفہ کے انتخاب کے ساتھ ہی ایسے لگتا ہے جیسے چھومنتر کی سی کیفیت ہوگئی ہے پھٹے ہوئے سینے یک دم سِل گئے ہیں اور نعرۂ تکبیر بلند ہوا ہے اور وہ سینے جن سے آنسو ٹپک رہے ہوتے ہیں یا خون بہہ رہا ہوتا ہے وہ ایسا لگتا ہے کہ پھلجھڑیاں بن گئے ہیں اور عجیب طرح کی طمانیت کا احساس جو ہے وہ ان دلوں سے ہمیں محسوس ہونے لگتا ہے تو یہ نظارہ جو سکینت کا ہے میں نے اپنی زندگی میں خلافت کے انتخاب کے علاوہ یا خلیفہ کی صورت کے علاوہ اور کہیں نہیں دیکھا۔ پھر یہ بات ہے کہ خلیفہ سے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اُن کے پاس جب لوگ وفود کی صورت میں ملنے کے لئے آتے تھے تو آپ فرماتے تھے چند دن میرے پاس قیام کریں یہ تحریریں پڑھتے ہوئے اُس وقت بچپن میں ان باتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی کہ اُن کے قیام کا یا اُن کو روکنے کا حضور کیوں اس قدر اظہار فرماتے اور جیسے خلیفۃ المسیح الاوّل کو آپ نے فرمایا آپ رکیں پھر فرمایا اور رکیں پھر کہا اپنی ایک بیوی کو بلا لو جس کے ساتھ تمہارا زیادہ مزاج ملتا ہے تو اس وجود کو ہم دیکھتے ہیں کہ جو آپ کے کہنے کے اوپر بار بار رُکا آپ کی مجلسوں میں متواتر بیٹھتا رہا اُس کو کتنا بڑا انعام خلیفۃ المسیح الاوّل بننے کی صورت میں ملا۔ پھر ہم میں سے ہر فرد جو مشکل میں پڑتا ہے حضور کو جو خط لکھتا ہے تو حضور کے ایک جواب سے یا حضور کی دعاؤں سے ایک اپنی دنیا میں تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ یہ ہم احمدیوں کا اپنا مشاہدہ ہے جب خلافت رابعہ کا انتخاب ہورہا تھا تو میں نے یہ سن رکھا تھا کہ جب نیا خلیفہ خدا بناتا ہے تو اُس وقت ایک عجیب انتشار روحانیت دنیا میں وہ برپا کرتا ہے۔ اُس وقت خاکسار اپنی جماعت کا ایک ادنیٰ سا خادم بھی نہیں تھا۔ even ایک سائق کے طور پر بھی خدمت انجام نہیں دے چکا تھا لیکن صرف یہ کہاوت یہ سُن رکھی تھی اس کو پوٹلی میں باندھ کر خلافت کے انتخاب کے لئے یہاں حاضر ہوگیا۔ اور خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ میں نے تو کبھی کوئی اس طرح کی ایمان افروز بات اپنی زندگی میں دیکھی نہیں ہوئی آج پہلی دفعہ اس خلافت کے انتخاب کے لئے یہاں آرہا ہوں۔ پس انتشار روحانیت کا کوئی واقعہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ ڈیوٹیاں بھی لگ رہی تھیں سب کچھ تھا۔ جب جماعت کے لوگوں کو بیعت کے لئے اجازت ملی۔ ہال کے اندر...... مبارک میں آنے کے لئے تو خاکسار گھر سے ایک تحریر بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاکسار اپنی اور اپنے اہل خانہ کی بیعت حضور کی خدمت میں درخواست کے طور پر پیش ہے

حضور ہماری درخواست کو قبول فرمائیں اب اتنے ہنگامے میں اتنی دنیا کے اندر جو...... مبارک میں موجود تھی۔ یہ بظاہر ناممکن تھا کہ وہ تحریر حضور کو پیش کر سکوں لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس انتشار روحانیت کا نظارہ کرنے کے لئے اور خدا نے اس ناچیز کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے یہ سامان کیا کہ کچھ نوجوانوں نے خاکسار کو دھکیلنا شروع کر دیا کہ آپ ذرا ادھر چلے جائیں اور وہ ادھر جانا ایسا ہوا کہ بالکل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو حضور کے آگے تشریف فرما تھے اُن کے گھٹنوں کے درمیان بیٹھنے کا موقعہ مل گیا اور جب خلافت کا اعلان ہوا تو وہ تحریری بیعت میں نے حضور کی خدمت میں پیش کی تو اس طرح کے کئی نظارے ہیں اس کے بعد زندگی میں خدا تعالیٰ نے دیکھنے کا موقع دیا اور خلیفہ کا جو ہم احمدیوں کے اوپر احسان ہے اُس سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے کئی مواقع ملے اگر دنیا نے سکون پانا ہے تو اس خلافت کے حصار میں اس عافیت کے حصار میں جو اصل معنوں میں عافیت کا ہی حصار ہے۔ اس دنیا کے لئے جب تک وہ اس عافیت کے حصار سے روشناس نہیں ہوگی وہ سکون نہیں پا سکے گی۔ اور آنے والا وقت دن بدن یہی بتائے جا رہا ہے کہ دنیا مزید سے مزید افراتفری کا شکار ہو رہی ہے ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے ایک نئی چیز ایم ٹی اے مغرب میں خاص طور پر روشناس کرا دی ہے جیسے ابھی میرے ایک دوست نے بہاولنگر سے انہوں نے اس واقعے کا اظہار کیا ہے ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا نے یہ واقعہ اس طرح دیکھا ہے کہ وہ حیران رہ گئے ہیں کہ ایک انسان جو اندر کمرے میں بیٹھا ہوا ہے جس کو لوگ دیکھ نہیں رہے اور جس سے ابھی پوری طرح روشناس بھی نہیں ہیں اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ پیغام دیا ہے کہ احباب بیٹھ جائیں وہ لوگ جو سہارے اور ٹیک کے سوا بیٹھ نہیں سکتے تھے لوگوں نے ایک سر بھی نہیں دیکھا جو کھڑا رہ گیا ہو سب اس طرح پانی کی طرح بچھ گئے یہ نظارہ جن غیر احمدیوں نے بھی دیکھا ہے جو اس وقت ٹی وی کو Watch کر رہے تھے۔ انہوں نے بھی اس چیز پہ ہمیں بہت ہی مبارکباد دی کہ آپ لوگ ہی آئندہ دنیا کی قیادت کے قابل ہیں کیونکہ یہاں تو کوئی کسی کی نہیں سنتا یہاں تو کوئی کسی کی نہیں مانتا یہ تو عجیب منڈی ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس نعمت سے فیضیاب ہونے کی توفیق دیتا رہے۔

مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر جماعت راولپنڈی

جب جناب میاں صاحب نے ریزولیوشن پیش کیا احباب کے سامنے تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں شائد اس موقع پر کسی قسم کا دوستوں سے خطاب کرنے کے قابل نہیں ہوں گا۔ جذبات میں ایک تلاطم ہے۔ جو خدا کے فضلوں کے نظارے دیکھے ہیں ہم نے گزشتہ سو سال میں نظام خلافت کی برکت کے وہ ایسے ہیں کہ انسان کا دل سرخرو ہو جاتا ہے شکر کے جذبات سے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے میں جب ابھی سوچ رہا تھا تو میرا ذہن اس طرف گیا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے انتخاب کا موقعہ تھا۔ تین دن اور رات جو وہاں پر گزرے لندن میں وہ انتہائی کرب کی حالت میں گزرے بہت سارے دوست اکٹھے ہوئے تھے سب جاننے والے تھے پرانے دوست تھے پیارے تھے ایک عزیز نے مجھے فون کر کے یہاں

فرمایا ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں خلیفہ وقت کی محبت احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے کہنے سے نہیں آتی اور خود بخود یک دم پیدا ہو جاتی ہے۔حضرت خلیفہ ثالث کے انتخاب کے موقع پر بھی یہی ہوا۔ میں سٹوڈنٹ بھی رہا تھا آپ ہمارے کالج کے پرنسپل ہوا کرتے تھے ہم شرارتیں بھی کیا کرتے تھے۔ہمیں سزا بھی ملا کرتی تھی۔ ہاں ایک احترام تھا ایک تعلق تھا ویسے بھی تعلق تھا ہمیشہ سے ہی لیکن خلافت کے بعد جو ایک وقت آیا ہے اس کا تو بیان کرنا مشکل ہے مجھے یاد ہے میری پہلی ملاقات تو حضور کے ساتھ ہوئی جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آئے تھے۔تو میں لے کے حاضر ہوا تو وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ بات بیان کی یہ میں تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہر احمدی کو واضح ہو جائے پوزیشن خلیفہ کی کیا ہوتی ہے۔تو حضرت صاحب نے فرمایا میں جب انتخاب کے بعد اندر آیا تو میں نے دو نوافل پڑھنے کے لئے میں نے جائے نماز کو بچھایا تو میں نے دیکھا کہ میرا جائے نماز ذرا سا اُس کی طرف نہیں ہے یہ عام ہوتا ہے کوئی ایسی بات نہیں۔ کہتے ہیں میں نے اس کو بالکل کعبے کی طرف کر دیا یعنی یہ زندہ نظارے تھے تو فرمانے لگے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اگر تو کہیں ادھر اُدھر غلطی کھا بھی گیا تو میں ٹھیک کر دوں گا۔ اس پر حضور نے فرمایا مجھے بڑی تسلی ہوئی یہ مقام ہے خلافت کا جو خدا نے عطاء کی ہے وہی اس کی حفاظت کرے گا اور وہی اس کا راستہ دکھلائے گا۔ 1974ء کا واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں ہوا تو میں حاضر ہوا تو میں نے کہا حضور میں آیا ہوں کہ حضور کوئی ہدایت فرمائیں۔

میں امیر نہیں تھا میں کوئی عہدے دار ہی نہیں تھا اس وقت تک زندگی میں کسی قسم کا اطفال میں یا خدام میں یا انصار میں یا جماعت میں یا حلقے میں۔کبھی کوئی عہدہ میرے پاس نہیں تھا۔ اس وقت جماعت نے مجھے مقرر کیا کہ ان حالات میں تم کام کرو۔ ایڈمنسٹریٹر کا کام تھا۔ جو امیر صاحب نے میرے لئے مقرر کیا تھا۔تو میں اس کی ہدایت لینے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔تو میں نے کہا حضور یہ حالات ہیں حضور کو علم ہے تو میں ہدایت لینے کے لئے آیا ہوں تو حضرت صاحب نے فرمایا اگر لاہور کی بڑی جماعت ہدایت لینے کے لئے آئے گی تو چھوٹی چھوٹی جماعتیں کیا کریں گی جاؤ اور جا کر کام کرو جو دل میں آتا ہے وہ کرو میں دعا کروں گا ان الفاظ نے مجھے اتنی تقویت بخشی کہ اُس دن سے لے کر آج تک کبھی میرے دل میں خوف پیدا ہی نہیں ہوا ساری زندگی کسی بات سے نہ کسی افسر سے نہ کسی حاکم سے نہ کسی اور سے کوئی خوف دل میں میرے پھر پیدا نہیں ہوا۔ یہ خلیفہ وقت کی بات ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح رابع کے ساتھ وقت گزرا میں حضور کے ساتھ یہاں سے باہر سفر پہ گیا وہاں پر جو خدمت میں کر سکتا تھا میں نے کی۔ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے جو جانتا ہے سمجھ سکتا ہے تو میں حضرت خلیفہ رابع کو بھائی طاری کہا کرتا تھا۔ بچپن سے ہی قادیان میں بھی ہم اکٹھے ہوتے تھے مجھ سے تھوڑے ہی بڑے تھے ایک دفعہ بات کرتے کرتے میں نے کہا بھائی یہ بات۔فوراً میں نے کہا حضور تو میں نے تو کوئی ایسی جذباتی بات نہیں کی تھی لیکن

فرمایا ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں خلیفہ وقت کی محبت احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے کہنے سے نہیں آتی اور خود بخود یک دم پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث کے انتخاب کے موقع پر بھی یہی ہوا۔ میں سٹوڈنٹ بھی رہا تھا آپ ہمارے کالج کے پرنسپل ہوا کرتے تھے ہم شرارتیں بھی کیا کرتے تھے۔ ہمیں سزا بھی ملا کرتی تھی۔ ہاں ایک احترام تھا ایک تعلق تھا ویسے بھی تعلق تھا ہمیشہ سے ہی لیکن خلافت کے بعد جو ایک وقت آیا ہے اس کا تو بیان کرنا مشکل ہے مجھے یاد ہے میری پہلی ملاقات تو حضور کے ساتھ ہوئی جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آئے تھے۔ تو میں ملنے کے حاضر ہوا تو وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ بات بیان کی یہ میں تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہر احمدی کو واضح ہو جائے پوزیشن خلیفہ کی کیا ہوتی ہے۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا میں جب انتخاب کے بعد اندر آیا تو میں نے دو نوافل پڑھے تو نوافل پڑھنے کے لئے میں نے جائے نماز کو بچھایا تو میں نے دیکھا کہ میرا جائے نماز ذرا سا اُس کی طرف نہیں ہے یہ عام ہوتا ہے کوئی ایسی بات نہیں۔ کہتے ہیں میں نے اس کو بالکل کعبے کی طرف کر دیا یعنی یہ زندہ نظارے تھے تو فرمانے لگے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اگر تو کہیں اِدھر اُدھر غلطی کھا بھی گیا تو میں ٹھیک کر دوں گا۔ اس پر حضور نے فرمایا مجھے بڑی تسلی ہوئی یہ مقام ہے خلافت کا جو خدا نے عطاء کی ہے وہی اس کی حفاظت کرے گا اور وہی اس کا راستہ دکھلائے گا۔ 1974ء کا واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں ہوا تو میں حاضر ہوا تو میں نے کہا حضور میں آیا ہوں کہ حضور کوئی ہدایت فرمائیں۔

میں امیر نہیں تھا میں کوئی عہدے داری نہیں تھا اس وقت تک زندگی میں کسی قسم کا اطفال میں یا خدام میں یا انصار میں یا جماعت میں یا حلقے میں۔ کبھی کوئی عہدہ میرے پاس نہیں تھا۔ اس وقت جماعت نے مجھے مقرر کیا کہ ان حالات میں تم کام کرو۔ ایڈمنسٹریٹر کا کام تھا۔ جو امیر صاحب نے میرے لئے مقرر کیا تھا۔ تو میں اس کی ہدایت لینے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو میں نے کہا حضور یہ حالات ہیں حضور کو علم ہے تو میں ہدایت لینے کے لئے آیا ہوں تو حضرت صاحب نے فرمایا اگر لاہور کی بڑی جماعت ہدایت لینے کے لئے آئے گی تو چھوٹی چھوٹی جماعتیں کیا کریں گی جاؤ اور جا کر کام کرو جو دل میں آتا ہے وہ کرو میں دعا کروں گا ان الفاظ نے مجھے اتنی تقویت بخشی کہ اُس دن سے لے کر آج تک کبھی میرے دل میں خوف پیدا ہی نہیں ہوا ساری زندگی کسی بات سے نہ کسی افسر سے نہ کسی حاکم سے نہ کسی اور سے کوئی خوف دل میں میرے پھر پیدا نہیں ہوا۔ یہ خلیفہ وقت کی بات ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح رابع کے ساتھ وقت گزرا میں حضور کے ساتھ یہاں سے باہر سفر پہ گیا وہاں پر جو خدمت میں کر سکتا تھا میں نے کی۔ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے جو جانتا ہے سمجھ سکتا ہے تو میں حضرت خلیفہ رابع کو بھائی طاری کہا کرتا تھا۔ بچپن سے ہی قادیان میں بھی ہم اکٹھے ہوتے تھے مجھ سے تھوڑے ہی بڑے تھے ایک دفعہ بات کرتے کرتے میں نے کہا بھائی یہ بات، فوراً میں نے کہا حضور تو میں نے تو کوئی ایسی جذباتی بات نہیں کی تھی لیکن

فرمایا ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں خلیفہ وقت کی محبت احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے کہنے سے نہیں آتی اور خود بخود یک دم پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث کے انتخاب کے موقع پر بھی یہی ہوا۔ میں سٹوڈنٹ بھی رہا تھا آپ ہمارے کالج کے پرنسپل ہوا کرتے تھے ہم شرارتیں بھی کیا کرتے تھے۔ ہمیں سزا بھی ملا کرتی تھی۔ ہاں ایک احترام تھا ایک تعلق تھا ویسے بھی تعلق تھا ہمیشہ سے ہی لیکن خلافت کے بعد جو ایک وقت آیا ہے اس کا تو بیان کرنا مشکل ہے مجھے یاد ہے میری پہلی ملاقات تو حضور کے ساتھ ہوئی جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آئے تھے۔ تو میں لے کے حاضر ہوا تو وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ بات بیان کی یہ میں تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ ہر احمدی کو واضح ہو جائے پوزیشن خلیفہ کی کیا ہوتی ہے۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا میں جب انتخاب کے بعد اندر آیا تو میں نے دو نوافل پڑھے تو نوافل پڑھنے کے لئے میں نے جائے نماز کو بچھایا تو میں نے دیکھا کہ میرا جائے نماز ذرا سا اُس کی طرف نہیں ہے یہ عام ہوتا ہے کوئی ایسی بات نہیں۔ کہتے ہیں میں نے اس کو بالکل کعبے کی طرف کر دیا یعنی یہ زندہ نظارے تھے تو فرمانے لگے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اگر تو کہیں اِدھر اُدھر غلطی کھا بھی گیا تو میں ٹھیک کر دوں گا۔ اس پر حضور نے فرمایا مجھے بڑی تسلی ہوئی یہ مقام ہے خلافت کا جو خدا نے عطاء کی ہے وہی اس کی حفاظت کرے گا اور وہی اس کا راستہ دکھلائے گا۔ 1974ء کا واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں ہوا تو میں حاضر ہوا تو میں نے کہا حضور میں آیا ہوں کہ حضور کوئی ہدایت فرمائیں۔

میں امیر نہیں تھا میں کوئی عہدے دار نہیں تھا اس وقت تک زندگی میں کسی قسم کا اطفال میں یا خدام میں یا انصار میں یا جماعت میں یا حلقے میں۔ کبھی کوئی عہدہ میرے پاس نہیں تھا۔ اس وقت جماعت نے مجھے مقرر کیا کہ ان حالات میں تم کام کرو۔ ایڈمنسٹریٹر کا کام تھا۔ جو امیر صاحب نے میرے لئے مقرر کیا تھا۔ تو میں اس کی ہدایت لینے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو میں نے کہا حضور یہ حالات ہیں حضور کو علم ہے تو میں ہدایت لینے کے لئے آیا ہوں تو حضرت صاحب نے فرمایا اگر لاہور کی بڑی جماعت ہدایت لینے کے لئے آئے گی تو چھوٹی چھوٹی جماعتیں کیا کریں گی جاؤ اور جا کر کام کرو جو دل میں آتا ہے وہ کرو میں دعا کروں گا ان الفاظ نے مجھے اتنی تقویت بخشی کہ اُس دن سے لے کر آج تک کبھی میرے دل میں خوف پیدا ہی نہیں ہوا ساری زندگی کسی بات سے نہ کسی افسر سے نہ کسی حاکم سے نہ کسی اور سے کوئی خوف دل میں میرے پھر پیدا نہیں ہوا۔ یہ خلیفہ وقت کی بات ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح رابع کے ساتھ وقت گزرا میں حضور کے ساتھ یہاں سے باہر سفر پہ گیا وہاں پر جو خدمت میں کر سکتا تھا میں نے کی۔ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے جو جانتا ہے سمجھ سکتا ہے تو میں حضرت خلیفہ رابع کو بھائی طاری کہا کرتا تھا۔ بچپن سے ہی قادیان میں بھی ہم اکٹھے ہوتے تھے مجھ سے تھوڑے ہی بڑے تھے ایک دفعہ بات کرتے کرتے میں نے کہا بھائی یہ بات ، فوراً میں نے کہا حضور تو میں نے تو کوئی ایسی جذباتی بات نہیں کی تھی لیکن

میں نے دیکھا کہ حضور کے بالکل آنسو بہنے شروع ہو گئے اور اُن کی آواز بھرا گئی تو مجھے خیال آیا کہ یہ خلیفہ جب بن جاتا ہے آدمی جیسے ابھی خانصاحب نے فرمایا وہ فوت ہو تا جاتا ہے اپنے لئے ختم ہو جاتا ہے صرف خدا کے لئے رہتا ہے اور جماعت میں مصروف ہو جاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے دل میں یک دم ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں خلیفہ وقت کے لئے محبت پیدا کرتا ہے ویسے ہی جس کو خلیفہ مقرر کرتا ہے اُس کے دل میں اُسی لمحے ساری جماعت کے لئے محبت پیدا کرتا ہے اور اس کا اظہار ہم نے کئی دفعہ دیکھا ہے۔ 1974ء میں حضرت خلیفہ ثالث نے جو سلوک جماعت کے ساتھ کیا ایک آدمی نے اس کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا جیسے مرغی بچوں کو لے کے بیٹھ جاتی ہے ویسے حضرت خلیفہ ثالث ساری جماعت کو لے کے بیٹھ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رابع نے یہاں سے جب تشریف لے جانی تھی تو بہت سے اس کے واقعات ہیں ایک اجلاس بلایا اس میں لوگوں کو جمع کیا اُن سے مشورہ کیا تو سب نے کہا کہ حضور کو باہر چلے جانا چاہیئے تو حضور نے فرمایا اگر آپ مجھے مشورہ دیتے کہ نہ جاؤ تو میں پھر بھی چلا جاتا اور اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ مجھے کوئی خوف ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں بہت دعا کرتا رہا اور سوچتا رہا اور میں نے دل میں سوچا کہ جماعت کی خاطر میں یہ جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کون سی ایسی بات ہے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ میں تو جان قربان کر دوں گا لیکن خلافت کا کیا بنے گا حالات اس وقت ایسے ہی تھے کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا تو پھر کوئی خلیفہ چننا بڑا مشکل ہو جاتا تھا۔ حضور نے وہ فیصلہ کیا اور یہاں سے جب ہم روانہ ہوئے ہیں۔ تو فجر سے پہلے کا وقت تھا آگے جا کر ہم نے فجر کی نماز ادا کی۔ گاڑی میں چلا رہا تھا حضور میرے بائیں طرف تشریف رکھتے تھے گاڑی چلتی رہی اور حضور نے فجر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد نماز کے بعد پھر حضور نے اونچی اونچی آواز میں دعائیں پڑھنی شروع کیں اور رقت طاری ہو گئی اور یہ سلسلہ کوئی آدھا گھنٹہ جاری رہا۔ میرے دل میں بڑا خوف آیا میں نے سوچا اگر یہی حالت رہی تو حضور تو پہنچ جائیں گے کراچی میں رستے میں ہی رہ جاؤں گا۔ تو میں نے کسی طرح بہانے سے اس بات کو پلٹا کسی طریق سے اور حضور کی جو میزبانی اور مہمان نوازی کا پہلو تھا اس کو میں نے چھیڑا تو میں نے بیگم صاحبہ سے کہا کوئی کافی وغیرہ بھی ساتھ لائی ہیں یا ویسے ہی آ گئی ہیں۔ تو حضرت صاحب فوراً اس سے چونکے تو کہنے لگے ہاں ہاں دیکھو حد ہو گئی کافی دو تو وہ بات جو ہے وہ ٹل گئی لیکن اُن کو جماعت کا بھی غم تھا اور اس طرح جماعت کو چھوڑ کر جانے کا بھی غم تھا۔ اور وہاں میں رہا کوئی تین مہینے یہاں سے ہجرت کرنے کے بعد کوئی ایک نماز ایسی نہیں تھی کہ جس میں حضور کی رقت کی وجہ سے ساری جماعت چیخیں نہیں مارتی تھی جب حضور نماز پڑھاتے تھے اتنا غم دل میں تھا لیکن سلسلے کے کام کو پھر بھی جاری رکھا اور بڑھایا جو نتائج نکلے ہیں وہ ساری جماعت کے سامنے ہیں۔ تو پھر جب خدا تعالیٰ کے نزدیک اگلے کا وقت آ گیا۔ خلیفہ رابع کی ہم سے جدائی ہو گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا الیکشن ہوا اور اس الیکشن میں یہ جو نظارہ دیکھا جو آپ کو ابھی بیان کر چکے ہیں پیر صاحب کہ

جیسے ہی حضور نے اندر سے..... فرمایا دوست بیٹھ جائیں اور وہ اس وقت جو لوگ اندر تھے جانتے ہیں کہ حضور..... کے اندر جو لوگ تھے اُن سے کہہ رہے ہیں بیٹھ جائیں اور باہر ساری جماعت بیٹھ گئی یہاں ان جذبات کا آپ اظہار کریں تو وہ اور معنے رکھتا ہے۔ یورپین اور ویسٹرن ورلڈ میں آپ اگر اس بات کا اظہار کریں تو وہ لوگ مانتے ہی نہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ہو گیا ہے کہ ایسی محبت نہیں ہو سکتی انسان کو انسان سے یہ محبت اسی صورت ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے دل میں خلیفہ وقت کی محبت پیدا کرتا ہے اور اس کو قائم رکھتا ہے اگر کسی دل میں خلیفہ وقت کے لئے محبت نہ ہو وہ فکر کرے وہ اس بات کا فکر نہ کرے کہ مجھے کوئی نقصان ہو گا مالی دنیاوی وہ اس بات کا فکر کرے کیوں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کے لئے محبت پیدا نہیں کی کیونکہ اس نے ہر ایک کے دل میں اس کے لئے محبت پیدا کی ہے۔ اور آج کا دن ہے ایک سو سال خلافت پر گزر گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا کی نجات اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ کی ہے اور ساری دنیا کو امن میں لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور وہ خلیفہ وقت ہی ہے جس کے ساتھ مل کر ساری جماعت چلے گی تو دنیا میں امن قائم ہو گا کیونکہ بڑی قربانیاں دینی پڑیں گی ہم نے تو گزشتہ قربانیوں کی بات کی ہے۔ آپ آئندہ قربانیوں کا سوچیں تو وہ اور بھی شدید ہیں ایک جسٹس صاحب اور محترم کرنل عطاء اللہ صاحب مرحوم یہ حضرت خلیفۃ المسیح ثالث سے ملنے کے لئے لاہور تشریف لائے خاکسار بھی وہاں تھا آپس میں بے تکلفی تھی اس لئے گفتگو ہوتی رہی تو حضرت صاحب نے دنیا کے امن کے متعلق بات کی جو شدت فرقوں کے درمیان اور صوبوں کے اور لڑائی مارکٹائی ہو رہی تھی تو لمبی گفتگو تھی بڑی interesting تھی آج بھی اگر سنے آدمی تو محظوظ ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا بات یہ ہے یہ چیز نفرت جو ہے اس کا ایک چکر ہوتا ہے۔ جتنی کرتے چلے جاؤ گے اتنی بڑھتی چلے جائے گی ایک ایسا ہاتھ ہونا چاہئے جو اس کو یوں لگے زخمی ہو تھوڑا سا پیچھے ہو پھر لگے زخمی ہو پھر پیچھے پیچھے ہو۔ جتنی کہ اس کی رفتار کم ہو جائے اور وہ اس کو پکڑ لے اور یہ ظلم کی جو چکی رہی ہے اس کو روک دے انہوں نے دریافت کیا کہ مرزا صاحب وہ ہاتھ کہاں ہے تو حضرت صاحب نے اپنا ہاتھ یوں آگے بڑھایا اور فرمایا وہ ہاتھ جماعت احمدیہ کا ہاتھ ہے جس پر آپ جتنا بھی ظلم کریں گے جتنا بھی اس کو کاٹیں گے جتنا بھی زخمی کریں گے وہ آگے آپ سے مقابلہ نہیں کرے گا وہ ہمیشہ آپ کو ظلم سے روکنے کے لئے کوشش کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ جماعت کو ان کے دور میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے یہ وہ خلیفہ ہے جو ہماری زندگی میں آیا ہے کہ جو خلافت کی پہلی صدی کا بھی خلیفہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ خلافت کی دوسری صدی کا بھی خلیفہ ہو گا۔ یہ ذوالقرنین خلیفہ ہے ان کے لئے بہت دعا کرنی چاہئے ان کے ساتھ ایسے چلنا چاہئے کہ جماعت اور خلیفہ ایک وجود ہو جائیں دو وجود نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی

توفیق عطا فرمائے کہ ہم خلافت کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی برکتوں سے فائدہ حاصل کریں۔ آمین

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب، فیصل آباد

جو آیت استخلاف ہے اس میں بہت اسرار و رموز ہیں اور اس میں خاص طور پر یہ ذکر ہے کہ تم میری عبادت کرو گے یعنی سوائے خدا تعالیٰ سے اور کسی سے نہیں ڈرو گے صرف خدا کا خوف اپنے دل میں جاگزیں کرو گے اور انسان کسی کا خوف اپنے دل میں نہیں رکھو گے اسی طرح میرے محترم دوست چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ خلیفۃ المسیح نے ان کو جو نصیحت کی اس کے بعد ان کے دل میں کسی انسان کا خوف نہیں رہا۔ تو بہت جابر بہت اپنے وقت کے ایسے آدمی جس میں ایک نے کہا تھا کہ میں تو قادر ہوں یہ لفظ اپنے متعلق بولا تھا وہ خلافت سے ٹکرائے اور خلیفہ وقت کیونکہ کسی انسان سے نہیں ڈرتا خود خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے خلافت کو سنبھالا اور ان لوگوں کو پاش پاش کر دیا یہ ہمارے تاریخی واقعات ہیں ہماری آنکھوں کے سامنے یہ واقعات ہوئے ہیں ایک وہ شخص تھا جس نے اپنی تیل کی دولت پر خلافت احمدیہ کی طرف میلی آنکھ اٹھانے کی جرأت کی تھی اور یہیں پر مجھے یاد ہے اس وقت کے خلیفہ نے کہا تھا کہ انسان کے دل سے نکلے ہوئے چشمے کا تیل کا چشمہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر ایک اور شخص تھا جو سمجھتا تھا کہ وہ جبروت کا مالک ہے اور اس نے یہ کہا کہ میں احمدیوں کے ہاتھ میں کشکول پکڑا دوں گا۔ پھر ایک اور نے یہ کہا کہ مَیں خلافت کو جڑ سے اکھیڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ثابت کیا کہ جو خلافت سے ٹکرانے والا ہے۔ جو خلافت کے آڑے آنے والا ہے جو خلافت کو میلی نظر سے دیکھنا چاہتا ہے میں اس کو جڑ سے اکھیڑ دوں گا یہ باتیں تاریخی ہیں تیس چالیس سال کی ہیں ہماری آنکھوں کے سامنے گزری ہیں اور ہم جو آج تجدید عہد وفا کر رہے ہیں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے سب وفاداروں سے وفادار خدا تجھے تیری احدیت کی قسم ہے کہ اپنے وعدے کے مطابق ساری روکوں کو درمیان میں سے اٹھا دے ہم نے تجھ سے بیوفائی نہیں کی۔ اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود اور ہمیں یقین ہے کہ اپنے وعدوں کے مطابق بغتۃً تو ہماری مدد کو پہنچے گا۔ اور تمام روکوں کو اٹھا دے گا اس کے ساتھ ہی ہم دعا گو ہیں خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے کہ یہ جو تجدید وفا ہے یہ سامنے بیٹھ کر پیار سے شفقت بھری نگاہوں کو تکتے ہوئے ہم خلیفہ وقت کے حضور پیش کر سکیں۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

یہ ہماری سعادت ہے کہ ہم نے وہ زمانہ پایا ہے۔ جب جماعت احمدیہ اپنی پہلی صدی مکمل کر رہی ہے اور دوسری صدی شروع ہونے والی ہے۔ جماعت نے جتنی بھی ترقی کی ہے اس کی وجہ خلیفہ وقت کے ساتھ اخلاص اور محبت کا تعلق اور وفاداری اور اطاعت ہے۔ یہ جو اس وقت عرض داشت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اخلاص اور وفا پر مبنی پیش کی جا رہی ہے یہ بھی ہماری سعادت ہے کہ ہم آج اس موقع پر موجود ہیں۔ بعد میں آنے والے کئی لوگ جب تاریخ میں پڑھیں گے تو

اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش وہ بھی اس موقع پر موجود ہوتے۔ محترم شیخ مظفر احمد صاحب نے کچھ واقعات بیان کئے ہیں۔ خلافت احمدیہ سے ٹکر لینے والوں کے اور ان کے انجام کے۔ اس سلسلہ میں میں ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب 1956ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے انتخاب خلافت کے لئے مجلس انتخاب خلافت قائم فرمائی تو اس کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ اس طریق سے منتخب ہونے والے تیسرے، چوتھے، پانچویں اور آئندہ سب خلفاء کو میں بشارت دیتا ہوں کہ اگر دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی خلافت احمدیہ سے ٹکر لے گی تو وہ طاقت تباہ ہو جائے گی اور خلیفہ وقت کامیاب ہوگا۔ اور فائز المرام ہوگا۔ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو کچھ پایا۔ اللہ تعالیٰ کے جو افضال جماعت پر نازل ہوئے وہ خلافت کی مکمل اطاعت کی وجہ سے ہوئے۔ اس سلسلہ میں صرف دو باتیں عرض کر کے میں اپنی گذارش ختم کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ خلیفہ استاد ہے۔ جماعت شاگرد ہے۔ جو بات خلیفہ وقت کے منہ سے نکلے اس کو عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔ تو ہمیں ہمیشہ اپنے کان خلیفہ وقت کی آواز پر مرتکز کرنے چاہئیں۔ دوسری چیز جو میں اس وقت کے پیش نظر عرض کرنا چاہتا ہوں جس کا اس عرض داشت کے ساتھ تعلق ہے۔ وہ شرائط بیعت کی دسویں شرط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرنے والے کے متعلق فرماتے ہیں۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صد سالہ خلافت جوبلی کا تاریخ ساز موقع ہے جس کے لئے قومی سطح پر ہم نے ایک سو سال انتظار کیا جو ہماری زندگیوں میں پہلی اور آخری بار نصیب ہو رہا ہے۔ آئندہ خدا کرے ہماری نسلیں دوسری صدی بھی منائیں۔ اور قیامت تک مناتی چلی جائیں لیکن ہماری زندگیوں میں یہ ایک منفرد موقع ہے۔ جہاں دربار خلافت میں نذرانہ ہائے وفا پیش کرنے کی ساعت سعید ہے تو کون پیچھے رہنا پسند کرے گا۔ لیکن وقت کی طنابیں تو کھینچی نہیں جاسکتیں۔ اس لئے سب کی نمائندگی میں جہاں دیگر نمائندگان نے وہ حق ادا کیا ہے۔ اور میں بھی آپ سب عشاق خلافت کے جذبات کو زبان دیتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان سو سال میں خلافت کی ٹھنڈی چھاؤں اس کی برکات سے جو ہم نے حصہ پایا ہے۔ کیا ایک احمدی کی انفرادی زندگی میں اور کیا اپنی قومی زندگی میں وہ وعدہ جو آیت استخلاف میں کیا گیا تھا۔ کس طرح اس تھوڑے سے عرصہ میں جو قومی زندگی میں کوئی بہت بڑا عرصہ نہیں ہے۔ ہم نے خوفوں کو امن میں بدلتے دیکھا ہے۔ ہم نے دین کی تمکنت دیکھی اور وہ جو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں فرمایا تھا۔ نبی کی وفات پر دشمن زور میں آ جاتے ہیں کہ جماعت نابود ہو جائے گی اور اپنے بھی تردد میں آ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور وہ موقعہ ایک دھکے اور زلزلے سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کس طرح ہر ایسے موقع پر۔ آپ نے پانچ ایسے موقع دیکھے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہر دفعہ آپ کے لئے خوف کے بعد امن کے سامان فرمائے۔ اور ہمیشہ ہر اُس خطرناک موقع پر جب خطرات کے طوفان مقابل پر تھے۔ اس وقت آپ نے خُدا کے برحق خلیفہ کی یہ آواز سنی کہ کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پُر خطر چٹانوں میں سے گذارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچا دے گا۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے اُس کے فرشتوں کو ہم اپنی مدد کے لئے اترتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور پھر ہم نے واقعی دیکھا ہر زمانے میں اور ہر دور میں ہر خلافت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی یہی تائید اور نصرت شامل حال ہوئی۔ ہم ڈر گئے مگر وہ جو مسند خلافت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ نہیں ڈرے اور وہ ہماری قیادت ہمیں اپنی اس ٹھنڈی چھاؤں میں خلافت کی ٹھنڈی چھاؤں میں لے کر آگے سے آگے بڑھتے چلی گئی ہر اس خطرناک موقع پر خلفاء کے مونہوں سے نکلی ہوئی بات پوری ہوئی کہ

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا آج بھی اذن ہو گا تو چل جائے گی

یہ نظارے ہم نے اپنی چھوٹی سی معمولی زندگیوں میں دیکھے ہیں اور بڑی شان اور بڑی عظمت کے ساتھ دیکھے ہیں۔ پس جہاں یہ خوشی اور مسرت کا موقع ہے۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا۔ ہم نے یہ سب کچھ خلافت کی برکت سے پایا۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے اس انعام جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا عظیم الشان انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دور میں نوازا ہے۔ اس کی دوسروں کو قدر نہیں اور خبر نہیں۔ جس کا صدیوں تک لوگ انتظار کرتے ہوئے گذر گئے اور وہ خدا کا مسیح اور مہدی جسے حضورؐ نے اپنا سلام پہنچایا وہ جو خاتم الخلفاء اور مجدد الف آخر ہے۔ آج اس کے خلیفہ کے ہاتھ میں آپ نے اپنا ہاتھ دیا ہے۔ آج خوشی اور مسرت کے جذبات بھی ہیں۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے ہمارے حصہ میں کی۔ وہاں ساتھ ایک غم کا بھی موقعہ ہے۔ جیسے حضرت صاحب نے اپنے پہلے دن کے پیغام میں ذکر کیا کہ کاش وہ وقت جلد آئے جب خلیفۃ المسیح آپ کے اندر موجود ہو آج اگر خلیفۃ المسیح کے سامنے اپنے نذرانہ ہائے عقیدت پیش کر رہے ہوتے تو خوشی کی بات تھی لیکن ہم اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اور ہمارا خدا قادر ہے کہ ہمارے دل کی پُر خلوص خواہشیں اور تمنائیں اپنے امام تک پہنچا دے حضور نے جو اپنے پیغام میں یہ ذکر کیا ہے کہ اور دیگر کئی ارکان نے بھی پہلی اس بات کا ذکر کیا کہ محبت جو خلافت کے ساتھ ایک طبعی امر ہے جو اللہ تعالیٰ ایک مومن کے دل میں اچانک پیدا کرتا ہے اور ہم نے ہر دفعہ ایک شعلہ کی طرح اس محبت کو اپنے دلوں میں پیدا

ہوتے دیکھا ہے لیکن یہ جو حضور نے فرمایا اپنے پیغام میں کہ آپ لوگ جو ممبران شوریٰ ہو اس خلافت کے لئے محبت کا ایک نشان بن کر جاؤ۔ ہم سے یہ تقاضا کیا گیا ہے کہ اس محبت کا ایسا نشان بنیں کہ ہمارے وجودوں سے ہمارے چہروں سے ہماری زبانوں سے وہ محبت ظاہر ہو رہی ہو اور ٹپک رہی ہو اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم خلافت کی غیر معمولی اطاعت کرنے والے ہوں گے اس طرح میں ایک مردہ لاشہ زندوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو اسے غسل دے رہے ہوتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے تھے۔ ہم وہ وجود نہیں جماعت اور خلیفہ ایک وجود کا نام ہے۔ اس طرح ان کے دلوں میں درد ہے۔ جماعت کے لئے حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے میں تمہارے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتا ہوں۔ گھوڑے سے گر گئے کمر میں تکلیف تھی فرماتے تھے میں سجدہ نہیں کر سکتا مگر میں تکلیف کے ساتھ سجدہ کر کے اسی میں تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے تھے تمہارے لئے درد رکھنے والا تمہارے لئے محبت کرنے والا تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف ماننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ ان کے لئے نہیں ہے جنہوں نے خلافت کو نہیں مانا۔ حضرت خلیفہ ثالث فرماتے تھے میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کا بار ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا اور وہ نشان آپ کو عطا کیا گیا ہے۔ اور یہی نشان ہر خلیفہ کو عطا کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی یہی قبولیت دعا کا نشان عطا کیا گیا ہے۔ آپ فرماتے تھے جب میں دعا کرتا ہوں تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دعا قبول ہوگی۔ وہ سب دعائیں کس کے لئے تھیں ہمارے لئے جیسے حضور نے فرمایا۔

تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے میری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و الم سے تر ہیں میرے سجود و قیام کہنا

آنحضرتؐ کے بعد جو خلافت حضرت ابوبکر کی قائم ہوئی تھی ایک صحابی نے کہا تھا اگر ابوبکر نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے اور حضرت عثمان کے زمانہ میں جب بعض ریشہ دوانیاں ہوئیں تو ایک صحابی نے کہا۔

وَلَوْ زَالَتْ لَزَالَ الْخَیْرُ عَنْہُ

اگر یہ خلافت ہٹ گئی تو دیکھنا کہ ہر خیر و برکت سے محروم ہو جاؤ گے اور واقعہ یہ ہے کہ آج ان سو سال پر ہم اسی طرح خوشی کے ترانے گانے کے اہل ہیں کہ اگر خدا کا یہ انعام خلافت کا ہم پر نہ ہوتا ہم کس طرح عبادتیں کرتے کس طرح ہدایت پاتے کس طرح مالی قربانیاں کرتے کیسے دیگر قربانیوں کی ہمیں توفیق ملتی اور یہ خدا کا خاص فضل اور احسان ہے ان دو صدیوں کو پانے والے اس بزرگ خلیفے کے زمانے میں آج سب اس ساعت کو پار رہے ہیں جس کے آنے پر برف کی طرح خدا تعالیٰ نے

ایک دفعہ پھر ہمارے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی اور اس کی محبت اور اطاعت کی ایک غیر معمولی ایسی کیفیت پیدا ہوئی کہ ایک دنیا انگشت بدنداں اور حیران رہ گئی۔اور بڑے تو بڑے بچوں کی زبانوں پر بھی یہ نغمے آ گئے۔

برق روحانیت کی عجب رو چلی شب گذیدوں کو پھر روشنی مل گئی
سیدی مرشدی مشفقی مہربان ہم نے بہر خدا تیری بیعت جو کی
تو ہمارا ہوا ہم تیرے ہو گئے قرمزی شب ہوئی دن ہرے ہو گئے
کھوٹے سکے تھے ہم کھرے ہو گئے تو ہمارا ہوا ہم تیرے ہو گئے

اس موقع پر اس قرارداد کے لئے جو بہت ہی محبت اور عقیدت سے پیش کی گئی ہے۔اس کی بھرپور سفارش کرتے ہوئے میں سیدنا حضرت مصلح موعود کے بابرکت الفاظ میں جماعت سے لئے گئے اس عہد کے الفاظ آپ کی خدمت میں پڑھنا چاہتا ہوں۔آپ پسند کریں تو اپنے دل میں ان الفاظ کو دہراتے جائیں جو 1960ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے افراد جماعت سے خلافت کے استحکام کے لئے عہد لیا تھا۔جو تشہد سے شروع ہوتا تھا۔ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دین حق اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کردیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک ...... کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام جماعت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہے گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے لئے ذریعہ ......کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ امسال قدرت ثانیہ ایک کامیاب صدی کے بعد دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے۔اس مبارک موقع پر خاکسار تمام لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے مکرم ناظر صاحب دیوان کی تحریک پر امنا وصدقنا کہتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ہم بے حد خوش قسمت ہیں کہ ہم اس مبارک موقع پر موجود ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی

تائید و نصرت کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں اس ساعت سعید پر ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے تجدید عہد کرتی ہیں کہ ہم اپنے پیارے امام کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے مکمل اطاعت کے ساتھ ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ انشاء اللہ اور خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہیں گی۔ ہم دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ احمدیت کا یہ قافلہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں ترقی کی شاہراہ پر ہمیشہ گامزن رہے اور اس مبارک موقع پر اپنے ان بزرگ مرد و خواتین کے لئے بھی دعا گو ہیں جنہوں نے خلافت احمدیہ کی بقا کے لئے بے مثال قربانیاں دے کر اپنے آپ کو امر بنالیا۔ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب

مذہب کی دنیا میں ایک اصول یا حقیقت ہے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے حالات سامنے رکھتے ہوئے بھی اس کی توضیح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت جب دنیا میں تسلیم شدہ ہو تو وہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے کہ خدا کی طرف سے نمائندہ بھی دنیا میں ہو۔ جو ایک خدا کی طرف انسان کو متوجہ کرے دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقیقی توحید اللہ تعالیٰ کی تب ہی دنیا میں قائم ہوتی ہے جب دنیا میں وہ اپنے فضل سے ایک امام کا تصور بھی پیدا کرے۔ رسول پاکؐ جس وقت ظاہر ہوئے تو قرآن کریم میں اس امر کا ذکر ہے کہ بہت سے خدا بنا کے خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے اور وہ پوجتے تھے اور اس بات پر ان کو حیرانی تھی کہ اس نے ایک خدا بنالیا ہے۔ یہ کیا تصور ہے ہمارے پاس تین سو ساٹھ ہیں۔ رسول کریمؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک خدا کا تصور دنیا کا عطا کیا ہے تو ایک خدا آسمان و زمین کا خالق و مالک اور ایک اس کا نمائندہ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ کو امام کا وجود عطا کیا ہوا ہے اور دنیا میں کسی کے پاس نہیں تو ایک خدا ہے زمین و آسمان کا مالک اور ایک امام ہے اس کے منشا کو دنیا میں پورا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی جتنی ہم قدر کریں گے۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہم پر نازل ہوتے رہیں گے۔ اور جس وجود کو وہ اپنا نمائندہ کے طور پر امام کے منصب پر فائز کرتا ہے اس کی قدر و قیمت کو بھی وہ سب سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ جماعت میں مختلف مواقع آتے رہے مجھے یاد ہے خلافت ثالثہ کا جب انتخاب ہو رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وصال ہوا تو ابھی انتخاب ہونا تھا جماعت کے نمائندے جماعتوں سے آکر جمع ہو چکے تھے تو لاہور سے ایک صحافی آیا۔ مختلف لوگوں سے مل کر پوچھ رہا تھا کہ خلافت کا انتخاب ہونا ہے خلیفہ کا؟ ہاں جی ہونا ہے۔ تو کون کون Candidate ہے؟ ہر ایک سے پوچھ رہا تھا تو کون کون Condidate ہے تو کسی بندے نے بھی اس کو نہ بتایا۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ Candidate ہمارے ہاں کوئی نہیں ہوتا جس کو خدا کھڑا کردے۔ کہتا ہے مجھے یقین ہوگیا یہ جماعت بڑی چالاک جماعت ہے۔ بات کو اس طرح انہوں نے چھپایا ہوا ہے کہ وضاحت نہیں کرتے۔ کہتے ہیں تلاش کرتے

کرتے آخر پلاٹ میں ایک معمر بزرگ دیہاتی وضع قطع کے لباس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے پاس میں جا کر بیٹھ گیا۔بابا جی کہڑی جگہ تو آئے ہو؟ انہوں نے بتایا فلاں۔اچھا تُسی وی انتخاب واسطے آئے ہو؟ ہاں۔اے بابا جی کنے خلیفہ بننا اے۔کہڑا Candidate اے۔وہ دیہاتی بابا غصہ میں آ کر کہتا ہے صحافی کو۔اُوئے کہڑی گل کیتی آ۔ای کون ہونے آں خلیفہ بنانے آلے اُس نے آسمان تے بنا چھیڈیا اے۔ای تے اُوہدی تائید وچ ہتھ کھڑے کرنے نیں ای کون آں بنان آلے۔کہتا ہے اس کے بعد مجھے عقل آئی۔واقعۃً یہ بات بالکل جدا ہے دنیا سے اللہ وہ جانتا ہے جس کو بناتا ہے اور جس کو بناتا ہے اس نے اس کو پہلے ہی اپنے انتخاب میں رکھا ہوا ہے۔موجودہ امام پیارے امام جب یہاں پر تھے ناظر اعلیٰ کے طور پر ایک دن میرے کچھ عزیز آئے کہ کھاریاں جانا ہے گاڑی کا انتظام کر رہے ہیں۔آپ بھی چلیں ہو کے شام کو آ جائیں گے میں نے کہا ٹھیک ہے تھوڑی دیر کے بعد آئے گاڑی آ گئی ہے چلیں آپ۔میں نے کہا میں ناظر صاحب اعلیٰ سے ذکر تو کر لوں۔میں ان کے پاس گیا۔میں نے عرض کی۔اس طرح گاڑی مل رہی ہے کھاریاں جا کر شام کو واپس آ جانا ہے اجازت ہے۔میں چلا جاؤں۔کہنے لگے چلے جاؤ۔میں نے کہا میں نے اجازت نہیں مانگی میں نے مشورہ مانگا ہے۔فرمانے لگے مشورہ مانگا ہے میں نے کہا ہاں۔کہنے لگے پھر نہ جاؤ۔اس پر اف نہیں کی۔میں نے واپس آ کر اپنے عزیزوں سے کہا آپ لوگ جائیں میں نہیں جا رہا۔کیوں نہیں جا رہے ہم پوچھ لیتے ہیں۔اجازت لے لیتے ہیں میں نے کہا نہیں جاؤ۔شام کو اطلاع آئی وہ کار جب شہر میں داخل ہو رہی تھی ڈرائیور کو ہارٹ اٹیک ہوا اس کار نے آٹھ قلابازیاں کھائیں اور سب کے کسی کا بازو ٹوٹا کسی کا کچھ اور ڈرائیور کی وفات ہو گئی۔اس کو خدا نے چنا ہوا تھا پہلے اور یہی اس کا اصول ہے ایک جماعت میں میں گیا۔ایک شخص نے اٹھ کے سوال پوچھا مجھ سے خلیفہ رابع کے وقت میں کہ آئندہ خلیفہ کون ہوگا۔میں نے کہا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ کہنے لگا ہاں۔میں نے کہا کبھی گھر میں جا کر بیٹھ کر والدہ سے پوچھو کہ ابی جدوں ابا فوت ہو جائے گا تے نکاح کدے نال کریں گی۔اس پر فوراً اس نے معذرت کی۔مجھے کہنے لگا مجھے معافی دے دو۔جو خدا کا کام ہے اس میں بندہ کیا دخل دے سکتا ہے اور بندے کی سوچ کیا قیمت رکھتی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج پانچویں خلافت کے دور میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں اور یہ سب اس کی عطا ہے۔لیکن خلافت کی روح یہ ہے کہ آسمان پر جو توحید ہے وہ زمین پر بھی ہو۔اس غرض سے خدا نے خلافت کا نظام جاری کیا ہوا ہے۔اس لئے ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ آج اس قیمتی موقع پر، تاریخی موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سایہ کے نیچے بیٹھے ہوئے اس کو enjoy کر رہے ہیں۔ہم دل سے یہ عہد کریں کہ ہم ایک خدا کے پجاری رہیں گے۔غیر اللہ کو کسی Level پر کوئی قیمت نہیں دیں گے اور اس کی ایک مثال ظاہری ہے۔ آپ نے جماعتوں میں جا کر کام کرنا ہے۔اللہ کا وقت غیر اللہ کو نہیں دینا یہ ایک ٹیسٹ ہے انسان کا چوبیس گھنٹوں میں خدا تعالیٰ نے صرف ایک گھنٹہ مانگا ہے اپنے بندے سے کہ یہ وقت

میرے لئے رکھو اور وہ بھی اکٹھا نہیں پانچ وقتوں میں اس کو تقسیم کر دیا اور جو شخص خدا کا وقت غیر اللہ کو دے رہا ہے۔ تئیس گھنٹے پر مطمئن نہیں۔ چوبیسواں گھنٹہ بھی وہ دنیا پر خرچ کرتا ہے۔ اس نے خدا کی توحید کا کیا پھل پایا۔ اس لئے ہمیں اس نیت اور ارادے اور عزم کے ساتھ یہاں سے جانا ہے کہ ہم خدا کے وقت غیر اللہ کو نہیں دیں گے یہ گویا کہ عملی طور پر ثبوت ہوگا آپ کا کہ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا واقعہ ہے تو مشہور و معروف ہے لیکن میں دہرا دیتا ہوں بعض دوستوں کو شاید علم نہ ہو کہ ملکہ کی ملاقات کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اور بیٹھے بیٹھے خیال آ گیا کہ نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی خیال آیا کہ اگر میں گھڑی دیکھوں گا تو ملکہ محسوس کرے گی کہ شاید یہ اکتا گیا ہے جانا چاہتا ہے۔ بُرا محسوس کرے گی۔ تو فرماتے ہیں میں انتظار میں تھا باتیں کرتے کرتے ادھر ادھر ملکہ کا منہ ہو تو میں گھڑی دیکھوں۔ ایسا اتفاق ہو گیا کہ وہ دوسری طرف دیکھ رہی ہے۔ میں نے گھڑی پر نگاہ ڈالی۔ ملکہ کی نگاہ مجھ پر پڑ گئی کہنے لگی مسٹر ظفر اللہ گھڑی دیکھ رہے ہو کسی اور سے Oppointment ہے۔ کہنے لگے جی ہے۔ بڑی حیران ہوئی کہ مجھ سے بڑا کون ہے۔ جس کے ساتھ تمہاری Oppointment ہے پوچھا کس سے چوہدری صاحب نے کہا ہمارے خدا کی عبادت کا وقت آ گیا ہے۔ اس نے بیل دی نوکر آیا اس نے کہا جلدی اس کا انتظام کرو اور آئندہ مسٹر ظفر اللہ جب بھی آئے اس کی نماز یا عبادت کا خیال تم نے رکھنا ہے یہ تمہاری ڈیوٹی ہے۔ اس خدا کے بندے نے اس وقت بھی اللہ کو ترجیح دی۔ اللہ کا وقت غیر اللہ کو نہیں دیا۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی بلندیوں پر پہنچایا تھا اور آج اگر ہر احمدی اس ضرورت کو محسوس کرے فیصلہ کرے کہ کم از کم اتنی قربانی تو چوبیس گھنٹوں میں ضرور کرے کہ خدا کا وقت غیر اللہ کو نہیں دے گا تو خلافت کی روح پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدت دنیا میں آ جاتی ہے اور یہی غرض ہے خلافت کو قائم کرنے کی کہ دنیا کو ایک لڑی میں وہ پرونا چاہتا ہے اور اس کا ثبوت یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جاتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس وقت جبکہ ہم ایک صدی کے انجام پہ پہنچے ہوئے ہیں اور نئی صدی شروع کرنے والے ہیں۔ کوئی نہ کوئی ایک پاک نیت کر لیں اپنے دل میں کہ خدا تعالیٰ نے توحید کو دنیا میں قائم کر دکھایا ہے اس توحید کی قدر و قیمت کرتے رہیں گے اور اس کے مقابلہ پر دنیا کی کسی خواہش اور کسی مجبوری کو روک نہیں بننے دیں گے۔ اگر ہم اس نیت کے ساتھ اس صدی کا اختتام کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ صدیاں بابرکت ہوں گی تو میں آپ سب احباب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنی نئی صدی کے آغاز میں داخل ہوتے وقت کچھ نہ کچھ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیا عزم اور نیا کردار لے کر جائیں جو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہم سب کو جو نعمت اس نے عطا کی ہوئی ہے خلافت کی اس نعمت کو دائمی بنا کے ہماری نسلیں بھی اس سے فیض یاب ہوتی رہیں۔

مکرم میر محمود احمد صاحب

جب میاں احمد سلمہ اللہ نے اپنی بات ختم کی تو جذبات کا اتنا غلبہ تھا کہ شاید میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ کوئی تقریر کروں گا۔تقریر تو کوئی خاص مشکل نہیں بچپن سے اردو میں تقریریں کرتے رہے۔عربی میں بھی کی ہیں اور امریکہ میں یونیورسٹیوں اور چرچوں میں بھی انگریزی میں تقریریں کی ہیں۔اور سپین میں سپینش زبان میں بھی کی ہیں۔ریڈیو پر بھی تقریریں کی ہیں لیکن اس کیفیت میں تھا کہ میرے ایک بہت ہی مشفق مہربان نے مجھے بلایا اور کہا کہ تم نے بھی کچھ کہنا ہے بڑا میں نے ان کو ٹالنے کی کوشش کی مگر وہ سننے والے تو نہیں ہیں۔چار خلفاء سے براہ راست فیض پانے کا موقع ملا ہے۔ان کی محبت اور شفقت ان کی نصیحت ان کا فیض ان کی راہنمائی ان کے پیچھے نماز اور جمعہ اور عیدین پڑھنے کی توفیق ملی۔ان کے خطبات اور درس اور تقاریر سننے کا موقع ملا ان کو پیار کرنے ان سے گلے لگنے ان کا بوسہ لینے کی توفیق ملی اور ان کی دعاؤں کا مورد میں بنتا رہا۔ایک بات ہے جو بعد میں بتاؤں گا ایک اور بات بھی ہے۔چار خلفاء سے براہ راست اور خلیفۃ المسیح الاوّل سے براہ راست تو نہیں لیکن میرے باپ اور میری ماں بڑی محبت سے آپس میں ان کے متعلق بات کیا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب۔پھر مرقات الیقین پڑھی اور ان کے حالات زندگی پڑھے ان کی عظمت کا احساس ہوا۔میں شاید تیرہ چودہ سال کا نہایت بیوقوف لڑکا تھا جب میرے والد کی وفات ہوئی۔حضرت صاحب ہمارے گھر میں ہی سارا دن رہے نماز مغرب پڑھائی اور والد صاحب کے متعلق ایک تقریر کی اور تقریر کے معاً بعد مجھے نہیں پتہ میں کیوں کھڑا ہوا۔جب میں کھڑا ہوا شروع ہوا تھا تو کچھ پتہ نہیں تھا کہ کیوں کھڑا ہو رہا ہوں اور کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور میں اپنی زندگی وقف کرتا ہوں اُس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی شفقتیں اور محبتیں اور رحمتیں۔آج تک ایک لقمہ نہیں کھایا جو ان کا دیا ہوا نہ ہو۔آج تک ایک شلوار اور کرتہ نہیں پہنا جو ان کا عطیہ نہ ہو پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔اب میں یہاں آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں ایسا شدید بیمار ہوا ایک ایسی جگہ کٹ تھا۔گلے میں کہ لاہور میں ایک ڈاکٹر کو جب میں نے بتایا سپیشلسٹ کو کہ مجھے یہ تکلیف ہوئی تو کہنے لگے Then how are you talking and how are you alive۔وہ ایک اور جہان ہے۔خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعائیں ہیں جنہوں نے مجھے بچایا ہوا ہے۔خلیفۃ المسیح الرابعؒ میاں طاری ہوتے تھے۔سفر بھی ان کے ساتھ کئے۔سیریں بھی کیں بحث و مباحثہ بھی ہوتا تھا چھیڑ چھاڑ ان سے رہتی تھی بعض دفعہ وہ خاصہ چھیڑ بھی لیتے تھے لیکن جس لمحہ خلیفہ بنتے ہیں اور خلیفہ بن کر اندر گئے ہیں۔پہلی پیالی چائے کی کسی نے ان کو جا کر دی وہ چائے کی پیالی انہوں نے ختم نہیں کی تھی میں نے ان کے ہاتھ سے چھینی ہے اور وہ تبرک پیا ہے۔جس کا ایک گھنٹہ پہلے میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا اور خلیفۃ المسیح الخامس وہ

واقعہ تو آپ سن چکے ہیں بیٹھنے والا باہر بیٹھے تو پانی تھا وہیں بیٹھ گئے انہوں نے خلیفہ منتخب ہونے کے معاً بعد یہ جو کاغذ کے گلاس ہوتے ہیں ان میں پانی پیا اور اسی وقت وہ پانی ان سے میں نے لیا اور پی لیا گویا دو خلفاء کا تبرک پینے کا موقع اس طرح ملا خلافت کے معاً بعد۔ واقعات تو بہت ہیں۔ دو واقعات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے سنا دیتا ہوں۔ ہم پچھلے سے پچھلے سال امریکہ میں تھے۔ خبر آئی کہ انتہائی خطرناک قسم کا Hurricane آ رہا ہے اور آج رات دس بجے ہٹ (Hit) کرے گا پوری زور کے ساتھ۔ صبح سے بوندا باندی شروع ہوگئی بارش شروع ہوگئی ہوائیں تیز چلنی شروع ہوگئیں۔ دس بجنے میں دس منٹ تھے اور پورا زور شروع ہو چکا تھا۔ میں نے ٹیلی فون اٹھایا میرا ایک بیٹا اور بیٹی اور ایک داماد انگلستان میں ہیں ان کو کہا۔ بی بی یہ ذرا حضرت صاحب کو فون کردو کہ یہاں اس طرح حملہ ہونے والا ہے۔ Hurricane کا دعا کریں۔ ابا میں کس طرح کروں۔ رات کا وقت ہے میں کس طرح کرسکتی ہوں۔ بی بی اگر تمہیں جھاڑ پڑی تو مجھے پڑے گی ناراضگی ہوئی تو مجھے ہوگی تم فون کردو۔ نہیں ابا میں نہیں کرسکتی۔ دیکھو بی بی میں نے تمہیں کہہ دیا ہے تم میری طرف سے حضرت صاحب کو یہ فون کردو۔ اب دس بجنے میں دو چار منٹ رہتے ہیں گفتگو ختم ہوتی ہے ہماری۔ میں بڑے اطمینان کے ساتھ ٹیلی فون رکھتا ہوں۔ نہ ہوائیں ہیں نہ بوندا باندی ہے۔ نہ Hurricane ہے۔ ہم سے چار میل کے فاصلے پر بیت الرحمان بیت جماعت کی ہے سات دن تک وہاں بجلی بند رہی۔ ہمارے گھر کی بجلی یوں ذرا ڈم ہوئی اور پھر اسی طرح ہوگئی۔ ایک اور واقعہ بھی سن لیں۔ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی اس دن Los Angles کی بیت الذکر کو آگ لگ گئی اور جماعت کو ادھر حضور کی وفات کی اطلاع آ گئی ہے۔ خلافت کا انتخاب ہے۔ جماعت نے فوری طور پر ایک عمارت میں جو Mormens کی عمارت تھی وہاں ساری جماعت کا کام منتقل کردیا وہیں نماز ہوتی تھی وہیں ٹیلی ویژن رکھ دیا انہوں نے عمارت میں ہی۔ جب انتخاب ہوا اور انتخاب کے بعد تسکین کی وہ کیفیت پیدا ہوئی تو Mormen پادری کھڑا دیکھ رہا تھا اس نظارے کو۔ کہنے لگا عجیب نظارہ ہے دنیا میں جب کوئی شخص Elections جیتتا ہے تو نعرے لگاتا ہے۔ خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ میں نے تو یہ پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ الیکشن ہوا ان کے ووٹ سب سے زیادہ ہیں اور ان کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی امتحانات 2008ء

امتحان جون 2008ء اختلافِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات

(1914ء کے اختلافات کے بارے میں حضرت مصلح موعود کی کتاب ''آئینہ صداقت'' کا ایک باب)

(مرسلہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

یہ راستہ خدا کی رضا کا ہے راستہ

کلام: مکرم جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب

نوٹ: مشاعرہ وزیر اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان میں بوجہ خرابی صحت مکرم محمود الحسن صاحب شریک نہ ہوسکے تھے انہوں نے یہ نظم بھجوائی ہے۔ جو شائع کی جارہی ہے۔

جب فرد فرد کا ہوا رستہ جُدا جُدا
شیرازہ اپنی قوم کا یکدم بکھر گیا
خُود آپ کو تھا مہدیِ دوراں کا انتظار
وُہ آ گیا تو آپ نے انکار کر دیا
ہم نے اُسے قبول کیا، اُس کے ہو گئے
مُژدہ ہمیں وُہ قدرتِ ثانی کا دے گیا
کرتے ہو خانقاہوں میں اُس کی عبث تلاش
پیرانِ خانقاہ کو اُس کی خبر ہی کیا
اِک وعدۂ خدا تھا یستخلفنھم
یہ وعدۂ خدا تھا جو ہم سے وفا ہوا
ایمان اور حُسنِ عمل تھی خدا کی شرط
اِس شرط کو تھا آپ نے شاید بھلا دیا
اس کی تلاش تھی رہِ جمہور پہ عبث
اُس کا تو شاہراہِ نبوت تھا راستہ
خُود اس مقام پہ کوئی فائز نہ ہو سکا
اُس کا قیام قُوتِ بازو پہ تو نہ تھا
قصرِ شہی میں جستجو اُس کی ہوئی مگر
اُس کا وجود سطوتِ شاہی میں بھی نہ تھا
یہ راستہ خدا کی رضا کا ہے راستہ
کرتا ہے وُہ خدا جسے چاہے اُسے عطا
لازم ہے اب خلیفۂ برحق کی پیروی
منزل پہ لے کے جائے گا اب وُہ خجستہ پا

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۱۹۰۸ء تا ۲۰۰۸ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام

مشاعرہ بر موضوع خلافت احمدیہ

خلافت احمدیہ کے قیام کے سو سال پورے ہونے پر 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا سال قرار دیا گیا ہے۔ اس تاریخی موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر خدا تعالیٰ کے اس بے پایاں احسان اور عظیم انعام پر دعاؤں اور سجدہ ہائے شکر میں مصروف ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ پاکستان کو یہ توفیق عطا ہوئی کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ عقیدت و محبت اور اخلاص و وفا کے اظہار کے لئے ایک مشاعرہ کا انعقاد کرے۔ چنانچہ 12 اپریل 2008ء کو دفاتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے سبزہ زار میں اس مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں پاکستان کے مختلف شہروں سے احمدی شعراء نے شرکت کی اور ''خلافت احمدیہ'' کے موضوع پر اپنی منظومات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مشاعرے کے انعقاد کے جملہ انتظامات مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم کے سپرد تھے۔ انہوں نے اپنے معاونین کی مدد سے سٹیج اور مشاعرہ گاہ کے ماحول اور فضا کو بے حد خوشگوار، خوبصورت اور پُرلطف بنا دیا۔ سٹیج کو رنگ برنگ برقی قمقموں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج کے عقب میں ایک وسیع و عریض فلیکس کا بنا ہوا بینر آویزاں تھا جس پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا خوبصورت لوگو، سٹیج کے وقار اور زیب و زینت میں اضافہ کر رہا تھا۔ سبزہ زار کے اطراف میں لگے ہوئے پودوں اور درختوں پر چراغاں اپنی الگ بہار دکھا رہا تھا۔ دوسری طرف ایم ٹی اے پاکستان کی ٹیم اپنے جدید کیمروں، روشنیوں اور دیگر ساز و سامان سمیت اپنی جگہ پر مستعد تھی اور اس تاریخی مشاعرے کے ہر منظر کو مختلف زاویوں سے ایم ٹی اے کے لئے محفوظ کرنے میں مصروف تھی۔ مشاعرہ سننے کے لئے ربوہ کے باذوق سامعین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی اور طعام کے بعد شعراء اکرام کو سٹیج پر بلایا گیا۔ جماعت احمدیہ کے بزرگ شاعر مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی میر مشاعرہ اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم خالد سٹیج سیکرٹری تھے۔ مشاعرے کے آغاز میں مکرم قاری مسرور احمد صاحب نے آیت استخلاف کی تلاوت کی۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا پُرشوکت منظوم کلام

ہے شکر ربِّ عزّ و جل خارج از بیاں ‏ ‏ ‏ جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

مکرم نعیم اللہ صاحب مانگٹ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ ازاں بعد سٹیج سیکرٹری نے حضرت مسیح موعودؑ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہے گئے اشعار تحت اللفظ سنائے۔

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت ‏ ‏ ‏ اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام ‏ ‏ ‏ دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی ‏ ‏ ‏ آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل ‏ ‏ ‏ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اس کے بعد خلافتِ احمدیہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان پیشگوئی رسالہ الوصیت سے پڑھ کر سنائی گئی۔

''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا کہ دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔''

یہ پیشگوئی گذشتہ سو سال کے دوران میں جس شان سے پوری ہو رہی ہے اس پر ہر احمدی گواہ ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب نے حسبِ روایت اپنا کلام سنا کر مشاعرے کا باقاعدہ آغاز کیا اس کے بعد سٹیج پر موجود شعراء نے اپنا کلام سُنایا۔ مشاعرے میں سنائے گئے اشعار کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب لاہور

نبوت کا فیضِ رساں ہے خلافت
زمیں پر خدا کا نشاں ہے خلافت

سکھایا ہمیں زندگی کا قرینہ
جماعت ہے جسم اور جاں ہے خلافت

یہ ابرِ کرم بن کے برسی زمیں پر
زمیں کے لئے آسماں ہے خلافت

اے جاں گداز راحت اے خوش خصال جاناں
خوشبو مثال مجھ کو تیرا خیال جاناں

مہتاب کو بھی حسرت چل کے وہاں پہ دیکھے
اک اور آسماں پر ماہ کمال جاناں

ادراک میں نہیں ہے روئے حسین تجھ سا
کم یاب ہے جہاں میں تیری مثال جاناں

مکرم مقصود احمد منیب صاحب ربوہ

وہم میں تم ہو، تم گمان میں ہو
تم ہی تم بس میرے دھیان میں ہو

میرا ہو یا کسی بھی شاعر کا
ہر قصیدہ تمہاری شان میں ہو

چشمِ حیراں سے تک رہا ہے عدو
تم تو ہر گھر میں ہر مکان میں ہو

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب۔ ربوہ

بے کل بے کل پھرتے ہیں کیوں سب عالم کے لوگ
پالن ہار نے ہم کو دی ہے جینے کی تدبیر

ایک صدی تک بانٹا ہم نے اُلفت کا پرشاد
اور محبت کی خیرات سے دنیا کی تسخیر

آج خلافت اپنا دھن ہے اور اثاثہ پریم
ہم دل والوں پر ہے اتری پیار کی یہ جاگیر

مکرم آفتاب احمد اختر صاحب، فیصل آباد

خلافت کی اطاعت تو ہے اک گنجِ گراں مایہ
خلافت کے بنا بے کار سب اسباب سرمایہ

مکرم ناصر احمد سیّد صاحب، لاہور

اے میرے نُور کے پیکر اے حضرتِ مسرور
خدا نے آپ کو یکتا کیا ہر اک فن میں

تمہاری قید سے وہ پھر رہا نہیں ہوتا
جسے تو باندھ لے اک بار بندھن میں

خدا کے ہاتھ نے سینچا جو درختِ وجود
صدی کے بعد بھی سایہ ہے اس کا گلشن میں

محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ۔اسلام آباد: ان کا کلام مکرم مقصود احمد تبسم صاحب نے ترنّم کے ساتھ پیش کیا۔

خلافت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا
کوئی مسلک اگر رکھنا تو تسلیم و رضا رکھنا

خدا کے فضل و احساں سے بہاریں ان گنت آئیں
بہاریں ان گنت آئیں گی دروازہ کھلا رکھنا

اگر منصبِ خلافت کا کبھی قربانیاں مانگے
تو جان و مال، وقت، اولاد ہر شے کو فنا رکھنا

مکرم لئیق احمد عابد صاحب۔ربوہ

ہیں ترے نقشِ پا روشنی کے دیے
تو سراپا محبت ہے سب کے لئے

دل نشیں کس قدر تیری مسکان ہے
تیرے قدموں میں رہنا میری شان ہے

مکرم عبدالسلام اسلام صاحب۔ربوہ

یہی لوحِ بشر کے واسطے تقدیرِ یزدانی
نبوت قدرتِ اوّل، خلافت قدرتِ ثانی

جمالی زور میں اس نے لیا پھر تھام اُمت کو
بشکلِ نور دیں اٹھ کر کیا پامال ظلمت کو

خدا نے بعد ازاں پھر اپنی رحمت کو اتارا تھا
وہی نورِ ازل محمود میں بھی جلوہ آرا تھا

کبھی ناصر کبھی طاہر کبھی مسرور کا جلوہ
حقیقت میں خلافت ہے خدا کے نور کا جلوہ

مکرم چوہدری محمد علی صاحب کا منظوم کلام مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے مل کر ترنّم سے سُنایا۔

میں اس کے غلاموں کا ادنیٰ غلام
میں جیسا بھی ہوں اس سے نسبت تو ہے

اگر مل سکے تو اسے جا کے مل
کہ تسکینِ جاں کی یہ صورت تو ہے

وہ سچا ہے سچوں کا سردار بھی
کہ ساتھ اس کے سچی جماعت تو ہے

مکرم مسعود احمد چوہدری صاحب۔لاہور

زمانے میں خلافت امن کی روشن ضمانت ہے
نہیں جس کا بدل کوئی خلافت ایسی نعمت ہے

خلافت کے بنا چل ہی نہیں سکتا نظام اپنا
نظاموں میں یہ دنیا بھر کی اک اعلیٰ نظامت ہے

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب۔ لاہور

خوشبو کے سفر کو روک سکے دنیا کے بس کی بات نہیں
یہ ایک صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

گھپ اندھیرا تھا جہالت کا، دیا جلنا ہی تھا
منزلِ مقصود پہ جانا تھا تو چلنا ہی تھا
کفر اور تثلیث کے سورج کو بھی ڈھلنا ہی تھا
اور خدا نے اپنا وعدہ پورا تو کرنا ہی تھا
ربِّ کعبہ کی طرف سے آیا وہ بن کر حَکَم
شہ سوارِ علم و حکمت اور وہ سلطان القلم

مکرم مبارک احمد عابد صاحب۔ ربوہ

ہماری سربلندی ہے فقط اس کی غلامی میں
ہماری ہر فضیلت ہے اسی دستار والے سے
یہ وہ چھتری ہے چھائی ہے جو دنیا کے کناروں تک
یہ وہ چشمہ ہے جو روکے نہیں رکتا ہمالے سے
یہ صد سالہ مئے عرفان کی وہ بزم ہے عابدؔ
کہ دنیا ہے سنور جاتی یہاں پر ایک پیالے سے

سردیوں کی دھوپ ہے وہ گرمیوں کی چاندنی
ہر کسی موسم میں ہر دل کے قریب اک شخص ہے
پیار ہے سب سے اُسے نفرت کسی سے بھی نہیں
اس زمانے میں بھی وہ ایسا نجیب اک شخص ہے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا کلام مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب، مکرم فرحت علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے مل کر ترنم سے پیش کیا۔

اخلاص ہے دستورِ غلامانِ خلافت
تسلیم سے مشروط ہے پیمانِ خلافت
ہر ایک کو اس سائے میں ملتی ہیں پناہیں
ہے اتنا وسیع دیکھو تو دامانِ خلافت
تا روزِ قیامت رہے جاری مرے مولیٰ
خوش بختی کا یہ دَور یہ فیضانِ خلافت

مکرم صابر ظفر صاحب۔ کراچی

سبھی اطفال اور خدام اور انصار حاضر ہیں
ہے وابستہ سبھی کی ہر نگہداری خلافت سے
ہماری زندگی نے پائی ہر برکت خلافت کی
ہماری بندگی میں آئی بیداری خلافت سے

پڑھا اسمِ ربِ غفور کا تو خیال آیا حضورؑ کا
کیا ذکر بیعتِ نُور کا تو خیال آیا حضورؑ کا
یہ ظفر ہے جو گلِ احمدی کی مہک، خلافتِ خامسہ
سماں آیا اس کے ظہور کا تو خیال آیا حضورؑ کا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب۔ ربوہ

بادِ صبا تو گزرے اگر کوئے یار سے
چپکے سے چوم لینا قدم ان کے پیار سے
آجایئے کہ قصرِ خلافت ہے منتظر
وہ صبح و شام آپ کو بلاتا ہے پیار سے

شبیر کی دعا میرے مولیٰ قبول ہو ڈھل جائے داغِ ہجر دلِ داغدار سے

مکرم عبدالمنان ناہید صاحب۔اسلام آباد

مدت سے میری خاک جہاں پر تھی وہیں ہے یوں ہے کہ مجھے طاقتِ پرواز نہیں ہے
مانا کہ جہاں میں ہیں حسینانِ جہاں بھی سچی ہے یہی بات کہ تو سب سے حسیں ہے
میں جانتا ہوں بات سنی جائے گی تیری تو منتخب بارگہِ عرش بریں ہے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ ۔کا کلام مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ترنم سے سُنایا۔مشاعرے کے آخری لمحات میں ان اشعار نے ہجر کے تصور کو جگا کر دلوں میں عجیب کیفیت گداز پیدا کردی۔

عرفان کی بارش ہوتی تھی جب روز ہمارے ربوہ میں اے کاش کہ جلدی لوٹ آئیں وہ دن وہ نظارے ربوہ میں
مجبور سہی لاچار سہی کرب و بلا کا دور مگر پُرعزم بھی ہیں باحوصلہ بھی رہتے ہیں جو سارے ربوہ میں
کب ساقی بزم میں آئے گا کب جام لنڈھائے جائیں گے دو قطروں سے کب ہوتے ہیں رندوں کے گزارے ربوہ میں

محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی۔ربوہ

شرم سی کچھ حجاب سا کچھ ہے قرب بھی بے حساب سا کچھ ہے
مسکراتا ہوا حسین و جمیل ایک چہرہ گلاب سا کچھ ہے
اس کو دیکھا تو یوں لگا جیسے عشق کارِ ثواب سا کچھ ہے
اس نے دیکھا نہ ہو رُخِ انور آئینہ آفتاب سا کچھ ہے

میرِ محفل کے کلام کے بعد سٹیج سیکرٹری نے حضرت مسیح موعودؑ کے وہ پُرشوکت الفاظ پڑھ کر سنائے جو آپ نے رسالہ الوصیت میں درج فرمائے ہیں اور ان میں خلافت احمدیہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے۔

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''

آخر میں میرِ محفل مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے دُعا کرائی اور یہ محفلِ مشاعرہ اختتام پذیر ہوئی۔

امتحانات خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی

نتیجہ امتحان: رسالہ ”الوصیة“ دسمبر 2007ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

امتحان رسالہ ”الوصیة“ دسمبر 2007ء میں 615 مجالس کے 9803 انصار نے شرکت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ علاوہ ازیں 187 انصار نے اس امتحان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ”خصوصی گریڈ A“ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان اراکین کے لئے مبارک کرے اور مزید علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

اوّل:		مکرم منور احمد تنویر	دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ
دوم:	1-	مکرم عبدالرشید ساڑی	عزیز آباد۔ کراچی
	2-	مکرم ملک محمود احمد اعوان	ڈیرہ اسماعیل خان۔ ضلع بھکر
سوم:	1-	مکرم بشارت احمد طاہر	کھاریاں۔ ضلع گجرات
	2-	مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی	گلشن اقبال غربی۔ کراچی
	3-	مکرم انجینئر عبدالسلام ارشد	چھاؤنی۔ لاہور

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار: مکرم محمد توفیق (مغلپورہ۔ لاہور) مکرم حبیب اللہ کاہلوں (محمود آباد۔ کراچی) مکرم مجید احمد بشیر (ڈیفنس۔ لاہور) مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ) مکرم منصور احمد لکھنوی (گلشن اقبال شرقی۔ کراچی) مکرم مبارک انور ندیم (واہ کینٹ۔ راولپنڈی) مکرم ماسٹر نذیر احمد (58/3 ٹکڑا، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم انجینئر طاہر احمد (مردان) مکرم عمر حیات (فیکٹری ایریا سلام۔ ربوہ) مکرم ناصر احمد ڈوگر (ناصر آباد شرقی۔ ربوہ)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:

ضلع لاہور: مکرم محمد سرور ظفر، مکرم عبدالقیوم، مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم خالد مسعود بابر، مکرم منور الٰہی بشیر، مکرم بشیر احمد (مغل پورہ) مکرم رانا فضل الرحمن نعیم، مکرم پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار، مکرم عبدالعلی اعظم قریشی (گرین ٹاؤن) مکرم عبدالشکور (گلشن راوی) مکرم محمد یونس جاوید، مکرم ناصر احمد بلوچ (دارالسلام) مکرم مبارک احمد شاہد، مکرم حبیب اللہ شاد، مکرم رفیق احمد خوب، مکرم قاضی محمد بشیر، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ خان، مکرم سید منصور احمد، مکرم ڈاکٹر منصور احمد مکرم چوہدری ظفر اللہ خان ساہی، مکرم عطاء اللہ ڈار (جوہر ٹاؤن) مکرم سلطان احمد بھٹی، مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم شیخ محمد اکرام اطہر (نشاط کالونی) مکرم محمد اسحاق چوہدری (بیت الاحد) مکرم رانا محمد ارشاد جاوید، مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن خان، مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم قریشی محمد کریم (شالامار ٹاؤن) مکرم سید نوید احمد بخاری (سمن آباد) مکرم مسعود ارجاوید اقبال (چھاؤنی) مکرم نصیر احمد خان (رائیونڈ)

ضلع کراچی: مکرم سلیمان احمد شاہد، مکرم ملک مسعود احمد (ماڈل کالونی) مکرم محمد اشرف، مکرم نعیم احمد پراچہ، مکرم ڈاکٹر سید خالد جمیل (گلشن اقبال غربی) مکرم صوفی محمد اکرم، مکرم ذکاء اللہ ڈھڈی، مکرم ریاض احمد شاد (ڈرگ کالونی) مکرم چوہدری بشیر الدین محمود (ڈرگ روڈ) مکرم کرامت حسین مختار

(اورنگی ٹاؤن) مکرم صابر عمران ہاشمی، مکرم منیر الدین بھٹی (گلشن جامی) مکرم ڈاکٹر منور احمد (گلزار ہجری) مکرم سید مبارک احمد (تیموریہ) مکرم عبدالحمید ناصر، مکرم مجیب احمد ناصر، مکرم ریاض احمد خان، مکرم مسرت شمیم قریشی (النور) مکرم زبیر احمد خان (ناتھ) مکرم محمد عثمان خان (ڈیفنس) مکرم صبغت اللہ خان، مکرم محمود احمد وینس (کورنگی)

ربوہ: مکرم شاہ محمد حامد گوندل، مکرم غلام حیدر، مکرم خدا بخش ناصر، مکرم ڈاکٹر محمد رشید (طاہر آباد جنوبی) مکرم محمد صدیق خان (دارالعلوم وسطی) مکرم عبدالمنان، مکرم صوبیدار محمد اشرف خان، مکرم مقام محمود بھٹی، مکرم طاہر احمد محمود، مکرم عبدالسمیع، مکرم مرزا ظفر احمد، (دارالفتوح غربی) مکرم رؤف احمد بٹ، مکرم صوبیدار حبیب اللہ خان (دارالعلوم شرقی نور) مکرم لعل الدین صدیقی، مکرم حفیظ اللہ خان اشرف، مکرم تنویر الدین صابر، مکرم سید اسرار احمد توقیر (دارالنصر غربی اقبال) مکرم محمد سلیم جاوید، مکرم محمد مالک خضر (نصیر آباد رحمٰن) مکرم محمود احمد جاوید بھٹی (ناصر آباد شرقی) مکرم قمر احمد کوثر، مکرم محمد یونس خادم، مکرم نذیر احمد باجوہ (دارالرحمت شرقی راجیکی) مکرم عبدالبصیر، مکرم مرزا محبوب شوکت (دارالیمن وسطی حمد) مکرم صدیق احمد منور (فیکٹری ایریا حمد) مکرم صفدر نذیر گولیکی، مکرم نصیر احمد ورک، مکرم طارق سعید (دارالنصر غربی حبیب) مکرم مرزا عبدالرشید (دارالعلوم غربی صادق) مکرم خالد اشرف بھٹی (دارالفضل شرقی) مکرم مبارک احمد شاد، مکرم ظفر احمد ناصر (دارالصدر شرقی الف) مکرم حبیب احمد، مکرم محمد خان بھٹی، مکرم رشید احمد، مکرم مرزا غلام صابر، مکرم محمد ایوب (دارالعلوم جنوبی احد) مکرم نواز احمد باجوہ، مکرم صدیق احمد (طاہر آباد شرقی) مکرم ملک اللہ بخش (کوارٹر تحریک جدید) مکرم عبدالرشید منگلا، مکرم عبدالسمیع خان (دارالرحمت شرقی بشیر) مکرم محمد انور نسیم (دارالیمن وسطی سلام) مکرم عبدالرحمٰن حاجی، مکرم محمد ارشد قریشی (دارالرحمت وسطی) مکرم محمد رمضان (دارالفتوح شرقی) مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر، مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار) مکرم میاں عبدالغفور طور (ناصر آباد غربی) مکرم مشتاق احمد (دارالیمن غربی سعادت) مکرم عبدالرشید طاہر (دارالصدر غربی قمر) مکرم مواحد اللہ جاوید (دارالفضل غربی فضل) مکرم پروفیسر محمد انعام (دارالنصر غربی منعم) مکرم غفور احمد اعوان (نصیر آباد سلطان) مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل) مکرم راجہ بصیر احمد ابصار (دارالصدر شمالی بدر) مکرم محمد یونس طاہر، مکرم رفیع الدین بٹ (دارالنصر وسطی)

ضلع فیصل آباد: مکرم مرزا منظور احمد بیگ، مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر، مکرم جلال الدین اکبر (دارالحمد) مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ (کریم نگر) مکرم نعیم احمد طاہر، مکرم اقبال مصطفیٰ (دارالذکر) مکرم میاں عبدالحفیظ (108 ج ب گلونڈی)

ضلع راولپنڈی: مکرم عبدالکریم باسط، مکرم چوہدری اقبال حسین، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم محمد ثناء اللہ (النور) مکرم سعید احمد، مکرم منور احمد خالد، مکرم توقیر احمد ملک، مکرم مرزا رفیق احمد، مکرم صادق مجید اللہ، مکرم نسیم احمد خالد (واہ کینٹ) مکرم کیپٹن چوہدری علم دین شاق، مکرم فیض احمد گھمن، مکرم محبوب احمد خان (پشاور روڈ) مکرم مبشر احمد کھوکھر (بیت الحمد) **ضلع اسلام آباد:** مکرم حکیم سید اقبال شاہ، مکرم رفیق احمد سعید، مکرم چوہدری مبارک علی حسنات (اسلام آباد جنوبی) مکرم افتخار احمد ازکی (اسلام آباد وسطی) مکرم سعید احمد ریحان (گارڈن ہاؤسنگ سکیم) **ضلع ملتان:** مکرم محمد یوسف چٹھہ، مکرم غلام نبی، مکرم چوہدری اشتیاق احمد (ملتان شرقی) **ضلع بہاولنگر:** مکرم نذیر احمد خادم (184/7-R) مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر) مکرم ڈاکٹر محمد سلیم (327/HR) **علاقہ سرحد:** مکرم محمد اکرم (مردان) مکرم ڈاکٹر منظور احمد، مکرم مبارک احمد اعوان (پشاور شہر) **متفرق:** مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم ملک عبدالسلام (سرگودھا شہر) مکرم نسیم احمد (حیدر آباد شہر) مکرم مرزا محمود احمد (بشیر آباد، حیدر آباد) مکرم محمد آصف گھمن (سیالکوٹ شہر) مکرم حفیظ الرحمٰن منصور دستوری (چنیوٹ، ضلع جھنگ) مکرم جاوید اقبال کاہلوں (433 ج ب، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن (ٹیکا پورہ، ضلع سیالکوٹ) مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید (حافظ آباد شہر) مکرم عبدالمجید زاہد (کھری، ضلع میر پور خاص) مکرم بشارت احمد (نواب شاہ شہر) مکرم شیخ ضیاء الرحمٰن (ساہیوال شہر) مکرم سید خلیل احمد پیرزادہ (گولیکی، ضلع گجرات) مکرم انجینئر محمد لطیف (گوجرانوالہ کینٹ) مکرم چوہدری ناصر احمد (چوکی، ضلع قصور) مکرم حمید اللہ باجوہ (بہاولپور شہر) مکرم صوبیدار صدیق احمد (خانپور، ضلع رحیم یار خان) مکرم حفیظ اللہ امجد، مکرم مبارک احمد ناصر (سید والہ، ضلع شیخوپورہ) مکرم ولایت علی (چک 22/75، ضلع شیخوپورہ) مکرم عامر اسلام، مکرم شیخ محمد اجمل (بروری، ضلع کوئٹہ) مکرم مشہود احمد (منڈیکی گورایہ ضلع سیالکوٹ)